03

ہفت روزہ

لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 35واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

یکم تا 7 شعبان المعظم 1447ھ/ 20 تا 26 جنوری 2026ء

اس شمارے میں

ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات!

اسوۂ رسول ﷺ اور ہماری زندگیاں

ایران میں رجیم چینج کا امریکی منصوبہ

ہر موجِ ہوا کی سانس رکتی!

......وینزویلا کا صدر اور عالمی نظام

ایک طویل سفر کا اختتام

بڑا کام

احیائے اسلام کی جدوجہد اتنا بڑا کام ہے کہ میری اور آپ کی اور ہم جیسے سینکڑوں آدمیوں کی پوری پوری زندگیاں بھی اس کے لیے کافی نہیں ہیں۔ اگر ہم یہ امید کریں کہ ہماری زندگی میں اس کے پورے نتائج سامنے آ جائیں گے تو یہ غلط اُمید ہوگی۔ یہ کھجور کا درخت لگانا ہے' جو اس کو بوتا ہے وہ اس کے پھل نہیں توڑ سکتا۔ ہم اس درخت کو لگائیں گے اور اپنے خونِ جگر سے اس کو سینچ کر چلے جائیں گے۔ ہمارے بعد دوسری نسل آئے گی اور شاید وہ بھی اس کے پھلوں سے پوری طرح لذت آشنا نہ ہو سکے گی۔ کم از کم دو تین پُشتیں یا اُس سے بھی زائد اس کے پورے نتائج ظاہر کرنے کے لیے درکار ہیں۔ لہٰذا ہمیں نتائج کے لیے بے صبر نہ ہونا چاہیے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ عمارت کا نقشہ ٹھیک ٹھیک' جیسا کہ ہم بنا سکتے ہیں' بنا دیں اور اس کی بنیادیں اُٹھا کر نئی آنے والی نسل کو تعمیری کام جاری رکھنے کے لیے تیار کر دیں۔ اس سے زیادہ غالباً ہم کچھ نہ کر سکیں گے۔

مولانا سید مودودیؒ
دینیات

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

زکوٰۃ، صدقات، خیرات (انفاق فی سبیل اللہ) کی برکات اور سود کی تباہ کاریاں

سُورۃُ الرُّوم — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیت: 39

وَمَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا۠ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰہِ ۚ
وَمَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ﴿۳۹﴾

آیت ۳۹: ﴿وَمَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا۠ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰہِ ۚ﴾ ''اور جو کچھ تم دیتے ہو سود پر تاکہ بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں تو اللہ کے ہاں اس میں کوئی بڑھوتری نہیں ہوتی۔''

اپنے مستقبل کے لیے بچت کرنا انسان کی سرشت میں شامل ہے۔ پھر ہر شخص نہ صرف اپنی بچت کو سنبھال کر رکھنا چاہتا ہے بلکہ اُس کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ اُس کی بچائی ہوئی رقم وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی بھی رہے۔ قرآن اس بچت کو ''العفو'' یعنی قدرِ زائد (surplus value) قرار دے کر اسے انفاق فی سبیل اللہ کی مد میں اللہ کے بینک میں جمع کرانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ اس کے راستے میں خرچ کیا ہوا مال اُس کے ہاں محفوظ بھی رہے گا اور بڑھتا بھی رہے گا۔ یعنی آخرت میں اس کا اجر کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا۔

﴿وَمَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ﴿۳۹﴾﴾ ''اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو (اور اس سے) اللہ کی رضا چاہتے ہو' تو یہی لوگ ہیں جو (اللہ کے ہاں اپنے مال کو) بڑھانے والے ہیں۔''

دنیا میں جو لوگ زکوٰۃ اور صدقات و خیرات کی صورت میں اللہ کے راستے میں خرچ کر رہے ہیں اُنہیں آخرت میں اس کا اجر دس سے سات سو گنا تک بڑھا کر دیا جائے گا' بلکہ اللہ اگر چاہے گا تو اپنے فضل سے اسے اور بھی زیادہ بڑھا دے گا۔

اس آیت میں انفاق فی سبیل اللہ اور سود کا تقابل کر کے اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کسی شخص کی بچت کا بہترین مصرف ہے۔ اس میں منافع (اجر و ثواب) بہت زیادہ بھی ہے اور دائمی بھی۔ دوسری طرف سود پر رقم دینا کسی بچت کا بدترین مصرف ہے' جس میں ایک شخص بغیر کوئی محنت کیے اور بغیر کوئی خطرہ مول لیے ایک طے شدہ رقم باقاعدگی سے حاصل کرتا رہتا ہے جبکہ اس کی اصل رقم بھی محفوظ رہتی ہے۔ صدقات اور سود کے تقابل کے حوالے سے دراصل یہاں دو متضاد ذہنیتوں کا تقابل بھی سامنے آتا ہے۔ ایک اس شخص کی ذہنیت ہے، جو اپنے مال سے اللہ کی رضا کا متمنّی ہے جبکہ دوسرا شخص اللہ کے احکام کی پروا کیے بغیر ہر قیمت پر اپنے سرمائے میں اضافہ چاہتا ہے۔

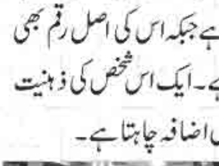

درس حدیث

اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((دِیْنَارٌ أَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ أَنْفَقْتَہٗ فِیْ رَقَبَۃٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ أَنْفَقْتَہٗ عَلٰی أَھْلِکَ أَعْظَمُھَا أَجْرًا الَّذِیْ أَنْفَقْتَہٗ عَلٰی أَھْلِکَ)) (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔ ان میں سب سے زیادہ ثواب اُس دینار پر ہے جس کو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔''

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

یکم تا 7 شعبان المعظم 1447ھ — جلد 35
20 تا 26 جنوری 2026ء — شمارہ 03

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ● فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ......800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات!

گزشتہ سال امریکی صدر ٹرمپ نے اپنی دانست میں یوکرین اور روس کی جنگ بند کروادی اور اُسی طرح اسرائیل اور غزہ کی جنگ بھی بند کروادی اور امن کے نوبل انعام کے طالب ہو گئے مگر نہ تو وہ جنگیں بند ہوئیں اور نہ اُنہیں امن کا نوبل انعام ملا۔ جبکہ 2026ء کے 365 دنوں میں سے ابھی 10 دن بھی نہیں گزر رے تھے کہ اُن کے ایما پر کئی نئے محاذ کھل گئے۔ اسرائیل کا صومالی لینڈ کو تسلیم کر لینا، یمن میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے درمیان کشیدگی کا شدت اختیار کرنا، ایران میں مہنگائی کے خلاف پُرتشدد احتجاج، غزہ میں جاری نسل کشی اور لاطینی امریکہ میں امریکہ کی کھلی جارحیت، یہ سب کچھ کیا نئے محاذ نہیں ہیں؟ دُکھ کی بات تو یہ ہے کہ میڈیا پر ایسی پیش گوئیاں سامنے لائی جا رہی ہیں کہ جن میں ان نئے محاذوں کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ عموماً ایسی پیش گوئیاں اُسی وقت ہی سامنے آتی ہیں جب ایسے کسی محاذ کے لئے زمین ہموار ہو چکی ہوتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ عالمی سیاست کو محض خبروں، بیانات اور وقتی واقعات کے مجموعے کے طور پر دیکھا جائے تو عموماً بہت کچھ سمجھ سے باہر رہتا ہے، لیکن جب اسے طاقت، مفادات اور منصوبہ بندی کی مسلسل کشمکش کے تناظر میں پرکھا جائے تو بظاہر منتشر واقعات ایک واضح تصویر میں ڈھلنے لگتے ہیں۔ تاریخ کا ایک تلخ مگر ثابت شدہ اصول ہے کہ عالمی سیاست میں کچھ بھی محض اتفاقاً نہیں ہوتا، خصوصاً جب بات حساس جغرافیائی خطوں، آبی گزرگاہوں اور نظریاتی تصادم کی ہو۔

اسرائیل نے براعظم افریقہ کی ایک ایسی غیر تسلیم شدہ ریاست کو اچانک تسلیم کرنے کا اعلان کر کے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ جو جغرافیائی اعتبار سے بہت ہی اہم ہے۔ عام آدمی تو بہت دور کی بات ہے بہت سے تجربہ کار سیاستدان جو عالمی سیاست پر نظر رکھنے کے دعوے دار تھے وہ بھی اسرائیل کے تسلیم کرنے سے پہلے اُس ملک سے واقف نہیں تھے۔ یہ متنازعہ ریاست بحیرۂ احمر، خلیجِ عدن اور باب المندب کے سنگم پر واقع ہے اور عالمی تجارت، توانائی کے وسائل کی ترسیل اور عسکری نگرانی کے اعتبار سے بھی کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیا کی بڑی بحری طاقتیں اِس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ باب المندب پر گرفت کا مطلب نہرِ سویز تک رسائی اور عالمی تجارت کی شہ رگ پر ہاتھ رکھنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متنازعہ صومالی لینڈ، عملی طور پر ایک مکمل ریاستی ڈھانچے کے ساتھ موجود ہے اور بڑی طاقتوں کی نظریں اُس پر مرکوز تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل اِس کے ذریعے نہ صرف ایک نئے حساس جغرافیائی محاذ پر قدم جما رہا ہے بلکہ ایران اور اس کے اتحادیوں کی بحری سرگرمیوں پر نظر رکھنے کی صلاحیت بھی بڑھا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ عرب دنیا کے اندرونی اختلافات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خود کو ایک ناگزیر طاقت کے طور پر منوا رہا ہے۔ یہ وہی اسرائیل ہے جو عرب اتحاد کے وقت خود کو غیر محفوظ محسوس کرتا ہے اور عرب انتشار کے دور میں غیر معمولی اعتماد کا مظاہرہ کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اسرائیل اور امریکہ مل کر ایران کو بری طرح سے گھیرنے کے چکر میں ہیں۔ ایرانی صدر پزشکیان کا کہنا ہے کہ ایران میں مہنگائی کے خلاف پُرتشدد احتجاج انہی دو ممالک کے ایما پر ہو رہے ہیں۔ میڈیا بھی اُنہی کی زبان بول کر دنیا کو یہ بتا رہا ہے کہ ایران میں مہنگائی بہت زیادہ ہے۔ ایرانی صدر کے اس بیان کی تصدیق اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ چند ماہ قبل جب اسرائیل نے ایران پر حملہ کیا تو ایران کو سب سے زیادہ نقصان ایران کے اندر بیٹھے روباہ فطرت لوگوں نے پہنچایا تھا جو اسرائیل اور امریکہ کے ایجنٹ تھے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ انقلاب ایران کے بعد ایران میں امریکہ کا انٹیلی جنس کا نظام مکمل طور پر ختم نہیں کیا جا سکا تھا، اسی لئے ایران کو مختلف اوقات میں مشکل وقت کا سامنا بھی کرنا پڑتا رہا ہے۔

میڈیا پر دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ایران میں ایک امریکی ڈالر لاکھوں ریال کے عوض ملتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک ایرانی ریال زیادہ سے زیادہ 42 ہزار ریال کے عوض مل جاتا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ ایران بین الاقوامی تجارت تو ڈالرز میں کرتا ہی نہیں ہے، ایسے میں ڈالر من مانی قیمت متعین کر دی جائے نہ کسی نے خریدنا ہے اور نہ ہی کوئی بیچنے والا۔ ایران اپنی مصنوعات روسی روبل یا چینی یوان یا بٹ کوئنز میں کرتا ہے۔ اس وقت ایک روسی روبل 530 ایرانی ریال کے عوض ملتا جو پاکستان میں تقریباً ساڑھے تین روپے میں مل رہا ہے۔ ایران پر مزید دباؤ ڈالنے کے لئے صدر ٹرمپ نے یہ بھی کہا ہے کہ ایران کے ساتھ تجارت کرنے والے ممالک پر 25 فیصد ٹیرف عائد کیا جائے گا جبکہ چین کا کہنا ہے کہ ایسے اقدامات دوسرے ممالک کے داخلی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہیں اور تجارتی جنگوں اور ٹیرف پالیسیوں کا کوئی فاتح نہیں ہوتا، ایسے اقدامات سے عالمی معیشت کو نقصان پہنچتا ہے۔

اسی عالمی تناظر میں امریکہ کی لاطینی امریکہ میں کھلی مداخلت کو بھی سمجھا جانا چاہیے۔ وینزویلا کے صدر کو حالتِ امن میں گرفتار کر کے امریکہ منتقل کرنا بین الاقوامی قانون، ریاستی خودمختاری اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں پریشانی کی لہر دوڑ چکی ہے اور ہر کمزور ملک یہ سوچ رہا ہے کہ اُس کے سربراہ کو بھی کوئی دوسرا ملک اُٹھا کر لے جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ وینزویلا میں یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہوا۔ پاناما، عراق، ہیٹی یہ سب مثالیں بتاتی ہیں کہ طاقت جب قانون کو روندتی ہے تو عالمی ادارے محض رسمی احتجاج تک محدود رہ جاتے ہیں۔

اقوام متحدہ کا ادارہ دنیا میں امن کی علامت ہے اور عموماً صرف اُن جنگوں کو روکنے میں ہی سرگرم نظر آتا ہے جن سے طاقتور ممالک کو نقصان کا اندیشہ ہو، جبکہ کمزور اقوام کے یہ زخم گننے تک محدود رہتا ہے۔ ''جس کی لاٹھی، اُس کی بھینس'' کا اصول آج کی عالمی سیاست کا غیر تحریری مگر غالب قانون بن چکا ہے۔ طاقت اپنے داخلی قوانین کے تحت ہر قدم کو جائز قرار دے سکتی ہے، مگر بین الاقوامی قانون کی نظر میں یہ اقدامات ہمیشہ متنازع رہتے ہیں۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ ماضی میں دنیا نے کبھی طاقتور کو حقیقی معنوں میں جوابدہ نہیں ٹھہرایا۔

یمن میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے درمیان بڑھتی ہوئی بداعتمادی اسی انتشار کی ایک واضح مثال ہے۔ بظاہر دونوں ممالک ایک ہی اتحاد کا حصہ ہیں، مگر زمینی حقائق بتاتے ہیں کہ دونوں کے اہداف، ترجیحات اور حکمتِ عملی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جنوبی یمن، بندرگاہیں، جزائر اور ساحلی پٹی یہ سب اس کشمکش کا مرکز بن چکے ہیں۔ حالیہ واقعات، الزامات، تردیدیں اور افواہیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ محض عسکری تصادم نہیں بلکہ اثر و رسوخ کی جنگ ہے۔ ایسے ماحول میں ہمیشہ وہی قوت فائدہ اُٹھاتی ہے جو خود میدان میں اُترے بغیر دوسروں کو آپس میں اُلجھائے رکھے اور اس کردار میں اس وقت اسرائیل سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلم ممالک باہم دست و گریباں ہوتے ہیں تو عالمی طاقتیں نہ صرف خاموش تماشائی نہیں بنتیں بلکہ اُس انتشار کو اپنے مفادات کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ فلسطین کا مسئلہ اس کی سب سے بڑی مثال ہے، جو ہر نئے بحران میں پس منظر میں چلا جاتا ہے اور پھر کسی وقتی بیان یا قرارداد کے ذریعے وقتی تسلی دے دی جاتی ہے۔ ان تمام عالمی واقعات کے بیچ اصل سوال اُمّتِ مسلمہ کا ہے۔ کیا ہم محض مظلوم ہونے کا بیانیہ ہی دہراتے رہیں گے، یا اس مظلومیت کے اسباب کا سنجیدگی سے جائزہ بھی لیں گے؟ بصورتِ دیگر یہ حقیقت پیشِ نظر ہے: ؎

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات!

حقیقت یہ ہے کہ اُمّت کی کمزوری کا بنیادی سبب بیرونی سازشوں سے زیادہ ہماری داخلی تقسیم ہے۔ فرقہ واریت، قومیت، لسانیت اور ذاتی مفادات نے ہمیں اس حد تک بانٹ رکھا ہے کہ ہم اجتماعی ردِعمل دینے کی صلاحیت ہی کھو بیٹھے ہیں۔ تاہم یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ ترکیہ نے پاکستان اور سعودیہ کے عسکری اتحاد کا حصہ بننے کا عندیہ دیا ہے جس سے ڈاکٹر اسرار احمد مرحومؒ کی وہ خواہش پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے کہ پاکستان ایران اور افغانستان کا اتحاد ہو جائے تو زمین پر اللہ کا نظام نفاذ کرنے کی صورت واضح ہو جائے گی۔ ترکیہ کے اس اتحاد میں شامل ہونے سے یقیناً اسلام دشمن طاقتوں کو تکلیف تو پہنچے گی مگر زیادہ تکلیف تب پہنچے گی جب ایران اور افغانستان بھی اس اتحاد میں شامل ہو کر دنیا کی رہنمائی کریں گے۔

اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ہماری زندگیاں

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کے 09 جنوری 2026ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیاتِ قرآنی کے بعد!

آج کے دور میں ہر بندہ اپنے لیے کوئی ویژن اور کوئی مقصد رکھتا ہے اور اپنے آپ سے بھی بڑھ کر اپنی اولاد یا اپنے گھر والوں کے لیے سوچتا ہے، اُن کی خاطر اہداف متعین کرتا ہے اور پھر اُن اہداف کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد اور محنت کرتا ہے۔ مثلاً خود کرائے پر رہتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ اولاد کا اپنا گھر ہو، اپنے لیے اگر چھوٹا گھر یا فلیٹ ہے تو اولاد کے لیے بڑا ہو جائے، خود عام سکول سے پڑھا تھا تو بچے elite سکولز میں پڑھ لیں۔ خود لوکل بورڈ سے امتحان پاس کیا ہے تو بچے انٹرنیشنل بورڈ سے امتحان پاس کرلیں۔ اسی طرح ہر بندے کی اپنی سوچ ہے۔ مگر یہ سب دنیوی اہداف ہیں، جبکہ ایک مسلمان کا اصل اور حقیقی ہدف کیا ہونا چاہیے؟ ایک متقی شخص سے پوچھا گیا کہ آپ نے گھر والوں کے لیے کیا سوچا ہے؟ اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورۃ الفجر کی آخری چار آیات میں جو فرمایا ہے، میں چاہتا ہوں کہ اُس کے مخاطب میرے گھر والے بن جائیں۔ آج کی نشست میں ہم انہی چار آیات کا مطالعہ کریں گے، ان شاء اللہ۔ فرمایا:

﴿يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿27﴾ ارْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿28﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿29﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿30﴾﴾ (الفجر) ''اے نفسِ مطمئنہ! اب لوٹ جاؤ اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تم اُس سے راضی وہ تم سے راضی۔ تو داخل ہو جاؤ میرے (نیک) بندوں میں اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں!''

ہم تنہائی میں سوچیں گے کہ ہم میں سے کتنے لوگوں کا یہ ویژن ہے؟ ہم میں سے کتنے لوگوں کی یہ ترجیح؟ ہم میں سے کتنے لوگوں کو اس بات کی فکر ہے کہ ہم اور ہمارے گھر والے کل جنت میں ساتھ ہوں؟ اور ہم میں سے کتنے لوگوں کو فکر ہے کہ ہم جہنم سے بچا لیے جائیں؟ ہمارے گھر والے بھی جہنم سے بچا لیے جائیں؟ کیا ہمارا سب سے بڑا ہدف یہ نہیں ہونا چاہیے، جس کے متعلق اللہ کا قرآن پکار پکار کر صدائیں لگا رہا ہے؟

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ (تحریم: 6) ''اے اہلِ ایمان! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اُس آگ سے۔''

قرآن حکیم میں کہیں نہیں لکھا کہ گھر والوں کے لیے گھر بناؤ، ان کے لیے کپڑوں کا بندوبست کرو، اگر بیمار ہو جائیں تو دوا کا بندوبست کرو، سردی کا موسم آ جائے تو گرم کپڑے تیار کرو۔ یہ بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ چڑیا بھی اپنے بچوں کے لیے ایسا انتظام کرتی ہے، بلی بھی اپنے بچوں کو پال لیتی ہے۔ کبھی کسی عالم دین کو خطابِ جمعہ میں یہ تبلیغ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی کہ اپنے بچوں کے لیے گھر بناؤ، گھر والے بیمار ہو جائیں تو دوا کا بندوبست کرو، میٹرک ہو گیا تو انٹرمیڈیٹ کی فکر کرو وغیرہ۔ یہ تو مسلم اور غیر مسلم سب ہی کر رہے ہیں۔ قرآن بھی ایسی

مرتب: ابوابراهیم

چیزوں کی طرف توجہ دلاتا ہے جس کو لوگ بھلائے بیٹھے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ پچھلے 24 گھنٹوں میں ہم نے کتنی مرتبہ جہنم سے بچنے کی دعا کی ہے یا اس بارے میں سوچا ہے تو ہمیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ ہم اپنی آخرت کے بارے میں کتنے سنجیدہ ہیں۔ حالانکہ آخرت ایک ابدی حقیقت ہے جبکہ دنیا اصل حقیقت نہیں ہے بلکہ ایک فانی اور دار الامتحان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کا ہر صفحہ کسی نہ کسی انداز میں آخرت کا تذکرہ لیے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی اور اپنے گھر والوں کی آخرت سنوارنے کی فکر کریں اور اسے اپنی اولین ترجیح بنائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ﴾ (البقرہ: 187) ''وہ پوشاک ہیں تمہارے لیے اور تم پوشاک ہو اُن کے لیے۔''

انسان کے قریب ترین چیز اُس کا لباس ہوتا ہے۔ ایسی ہی قربت اللہ تعالیٰ شوہر اور بیوی میں دیکھنا چاہتا ہے۔ لباس سکون اور راحت کا باعث ہوا کرتا ہے، سردی گرمی سے بچاتا ہے، انسان کے لیے زینت کا بھی باعث ہے، البتہ زینت وہ ہو جو شریعت کے دائرے میں ہو۔ اسی طرح لباس عیوب کو بھی چھپاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے راحت اور سکون کا باعث بنیں، مشکل اور سخت حالات میں ایک دوسرے کا سہارا بنیں۔ ایک دوسرے کے عیوب کو پوشیدہ رکھیں۔ شریعت نے زوجین کے نجی معاملات کو عام لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے سختی سے منع کیا۔ مگر آج سوشل میڈیا نے غیرت وحمیت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ پورے پورے خاندان کی تصویریں اور ویڈیوز شیئر ہو رہی ہیں۔ پرائیویسی شیئر ہو رہی ہے۔

حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

قرآن بیان کرتا ہے کہ میاں بیوی کا تعلق انسان کے لباس جیسا ہے۔ جیسے لباس انسان کے عیوب کو چھپا دیتا ہے، اسی طرح ازدواجی رشتہ انسان کے عیبوں کو چھپائے، ایک عیب وہ ہوتا ہے جو کسی گناہ کی وجہ سے، بے حیائی کے کاموں کی وجہ سے روح کو لگ جاتا ہے، ازدواجی رشتہ انسان کو ایسے باطنی عیبوں سے بھی بچاتا ہے۔ جیسے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نکاح نگاہوں کو نیچا رکھتا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے۔

آج کی دجالی تہذیب میں میاں بیوی کے مقدس رشتے کو بدنام اور کمزور کرنے کے لیے طرح طرح کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ یہ شیطان کا سب سے بڑا ہتھکنڈا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''شیطان روزانہ سمندر کی سطح پر اپنا دربار لگاتا ہے۔ اس کے چیلے اور ایجنٹ آ کر دن بھر کی کارکردگی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ وہ سب کی باتیں سنتا ہے مگر سب سے زیادہ خوش اپنے اس ایجنٹ سے ہوتا ہے جو آ کر کہتا ہے کہ میں نے آج میاں بیوی میں جدائی ڈال دی۔ شیطان کھڑا ہو کر اس کو سینے سے لگاتا ہے اور کہتا ہے تو نے میری جانشینی کا حق ادا کر دیا۔ نکاح کے رشتے کو بدنام اور کمزور کرنا، گھر اور

خاندان کے نظام کو کمزور کرنا، میاں بیوی کے درمیان پھوٹ ڈالنا شیطان کا سب سے اہم ہدف ہے۔ کیونکہ اسی سے بے حیائی، فحاشی اور زنا کے راستے کھلتے ہیں اور انسانی زندگیاں اور معاشرے تباہی سے دوچار ہوتے ہیں۔

آج ہمارے معاشرے میں بھی یہ شیطانی ایجنڈا سر چڑھ کر بول رہا ہے، اسی وجہ سے طلاقوں کی شرح خوفناک حد تک بڑھ چکی ہے۔ عدالتوں میں خلع کے کیس بڑی تعداد میں آرہے ہیں۔ دوسری طرف نکاح سے انکار ہو رہا ہے، 8 مارچ، خواتین مارچ، عورت کی آزادی کے نام پر نکاح کے مقدس بندھن کو کمزور کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور بے باکی کے ساتھ دین کی تعلیمات کا مذاق اُڑایا جارہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے اس حملے سے محفوظ فرمائے۔ آمین! ان شیطانی حملوں کے نتیجے میں بدگمانی اور بدزبانی کے مسائل پیدا ہوتے ہیں، الزام تراشی اور گھر کی پرائیویسی کی باتوں کو نشر کرنا بھی ایک مسئلہ ہے۔ آج سوشل میڈیا پر بس ایک میسج ڈال دیا جائے تو ہر گلی اور چوراہے میں باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس رشتے کی مضبوطی کے تعلق سے بڑی قیمتی ہدایات عطا کی ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي)) ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔ ہمارے ہاں مسئلہ یہ ہو گیا کہ اچھا رویہ آفس میں، ریسپشن کے ڈیسک پر، کارپوریٹ سیکٹر میں یا کلائنٹ کے ساتھ ڈیل کرنے میں تو نظر آتا ہے مگر گھر میں کہیں نظر نہیں آتا۔ ہمارے دینی طبقہ کے ہاں بھی مسجد میں یا دینی اجتماعیتوں میں حسنِ سلوک نظر آتا ہے، وہاں ہم کھانے کے وقت پلیٹیں بھی لگا دیتے ہیں، اٹھا بھی لیتے ہیں لیکن گھر جاتے ہی رویہ بدل جاتا ہے۔ اسی طرح وہ بیگمات جن کو اللہ نے آسودگی دی ہوئی ہے، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بوتیک بھی کھول لی ہے، فلاں این جی او بھی جوائن کر لی ہے، بڑا سوشل ویلفیئر کا کام بھی ہو رہا ہے، مسکراہٹیں بھی ہیں، تکلفات بھی ہیں اور ایثار بھی ہے مگر گھر میں آتے ہی معاملہ اُلٹ ہو جاتا ہے۔ ایک مسلمان کا یہ طرزِ عمل نہیں ہونا چاہیے۔ فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق اچھا انسان وہ ہے، جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے۔ باہر آپ جتنے بھی اچھے بن جائیں، گھر والوں کے ساتھ اچھے نہیں ہیں تو آپ اچھے نہیں ہیں۔ عورتوں کے متعلق بھی اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس بیوی سے اُس کا شوہر راضی ہو، روزِ محشر اللہ اُسے اختیار دے گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ مردوں کے لیے بھی ہدایت ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنی بیوی کی کوئی ادا پسند نہیں تو تلاش کرو کوئی اور بات پسند آجائے گی۔ خوبیاں تلاش کرے، خامیاں نہیں۔ شوہر کو غور کرنا چاہیے کہ جو خاتون اپنے والدین، بہن بھائیوں اور اپنے گھر کو چھوڑ کر آئی ہے اور خود کو تمہارے حوالے کر دیا ہے، اُس نے تمہاری خاطر کتنی بڑی قربانی دی ہے، زندگی بھر کی قربانی کوئی کم قربانی نہیں ہے۔ اس کی قدر کی جانی چاہیے، اُس کو عزت دی جانی چاہیے۔ خواتین کو بھی چاہیے کہ وہ شوہر کا احترام کریں کیونکہ وہ ساری زندگی اپنے گھر والوں کے لیے محنت کرتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بالفرض اگر اللہ کے بعد کسی کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو میں بیویوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ دین کی یہ ساری تعلیمات میاں بیوی کے رشتے اور گھر کے ادارے کو مضبوط بنانے کے لیے ہیں۔ مضبوط گھر، مضبوط معاشرے کی کلید ہیں اور مضبوط معاشرے مضبوط ریاست کی بنیاد بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ اور روس جیسے بڑے ممالک کے صدور بھی اپنے عوام سے یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ شادی کرو، گھر کے ادارے کو مضبوط کرو کیونکہ گھر مضبوط ہوگا تو سوسائٹی مضبوط ہوگی اور سوسائٹی مضبوط ہوگی تو ملک بھی مضبوط ہوگا۔

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام گھریلو اُسرے پر زور دیا جاتا ہے تاکہ کم از کم ہفتہ میں ایک دن گھر کے تمام افراد وقت نکال کر اکٹھے بیٹھیں اور قرآن و حدیث کا مطالعہ کریں تاکہ دینی تعلیمات سے آگاہی حاصل ہو۔ ہمارے بچے بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنا سیکھیں۔ ورنہ آج کل معاشرے میں جو رجحان ہے وہ دین اور آخرت سے دور کرنے والا ہے۔ آج کی سوسائٹی کے رول ماڈل وہ لوگ ہیں جو ناچ گانے والے، فلموں اور ڈراموں میں بے حیائی کے کام کرنے والے ہیں۔ نائی کی دکان میں چلے جائیں تو تصویریں کس کی لگی ہوتی ہیں، سب کو معلوم ہے، شادی کے موقع پر دلہنوں کو بیوٹی پارلر میں بھیجا جاتا ہے، وہاں کن کی تصویریں لگی ہوتی ہیں، اسی طرح ہمارے ہاں کارپوریٹ سیکٹر میں کیس اسٹڈیز کس کی پڑھائی جاتی ہیں سب کو پتا ہے۔ جبکہ بحیثیت مسلمان ہمارے لیے رول ماڈل کس کو ہونا چاہیے تھا؟ اللہ تعالیٰ قرآن میں حکم دیتا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

(الاحزاب: 21) ”(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔“

قرآن صرف تلاوت کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ قرآنی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس کا نمونہ ہمیں آپ ﷺ کی سیرت میں ملتا ہے۔ لہٰذا سیرت رسول ﷺ کو اپنی زندگیوں پر مکمل طور پر لاگو کرنا ہم سب پر لازم ہے۔ آج ہم غور کریں کہ اپنے معاملات میں ہم کب سیرت کو سامنے رکھتے ہیں؟ مثلاً اللہ کے رسول ﷺ نے بھی اپنی بیٹیوں کو رخصت کیا ہے۔ کیا آج ہم بھی نکاح اور شادی بیاہ کے موقع پر وہی طریقہ اپنا رہے ہیں؟ کیا فوتگی یا کسی دوسرے حادثہ کے موقع پر ہم سیرت رسول ﷺ کو سامنے رکھتے ہیں۔ اسی طرح زندگی کے ہر معاملے میں ہم غور کریں۔ فرسٹریشن آج کل ایک مشترکہ مسئلہ ہے۔ ہر ایک غم زدہ ہے مگر ذرا غور کریں کہ ہمارے غم کیا ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ اور آپؐ کے گھرانے کے غم کیا تھے؟ بخاری شریف کی حدیث ہے۔ فرمایا: لوگو تمہارا حال یہ ہے کہ تم بھاگ بھاگ کر جہنم کی آگ کی طرف جا رہے ہو اور میں تمہیں پکڑ پکڑ کر جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا سب سے بڑا غم یہ تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ رات کو جاگ جاگ کر اور رو رو کر اُمت کی بخشش کے لیے دعائیں مانگا کرتے۔ مسند احمد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ پوری رات ایک آیت کی تلاوت کرتے رہے اور روتے رہے۔ آیت یہ تھی:

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝١١٨﴾ (المائدہ)

”اب اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں۔ اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے۔“

یہ عیسیٰ علیہ السلام کے وہ الفاظ ہیں جو وہ اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں گے۔ آپ ﷺ اپنی اُمت کے غم میں ساری رات یہ الفاظ دہراتے رہے اور روتے رہے۔ یہ اللہ کے رسولؐ کی پریشانی تھی جو آپ ﷺ کو رات کو کھڑا کرتی تھی۔ آج ہماری پریشانیاں کیا ہیں؟ کیا آج ہمیں خود جہنم کی آگ سے بچنے کی فکر ہے؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی ٹینشن ہے؟ خدا کی قسم اگر ہم اس بڑی پریشانی کو ذہن میں لائیں تو باقی تمام غم بھول جائیں گے۔ اسی طرح ہم غور کریں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے گھرانے کے غم کیا تھے اور آج ہمارے غم کیا ہیں؟ آج ہماری اور ہمارے گھرانے کی ٹینشن یہ ہے کہ گھر چھوٹا ہے، نئے ماڈل کی گاڑی نہیں ہے، فلاں کمپنی کا موبائل نہیں ہے، بچے کے نمبر سکول میں کم آگئے تو پریشان ہیں، فلاں کے بچے یورپ اور امریکہ میں پڑھ رہے

ہیں اور ہم بچوں کو باہر نہیں بھیج پا رہے۔ فلاں کی اتنی سیلری ہے، اتنا بڑا کاروبار ہے اور ہمارا یہ حال ہے وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ اللہ کے رسول ﷺ کے گھرانے کے غم کیا تھے؟ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ رو رہی تھیں، آپ ﷺ نے استفسار فرمایا کہ اے عائشہ! کیوں رو رہی ہو؟ فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جہنم کی آگ کے خوف نے مجھے رُلا دیا۔ اللہ اکبر۔ آپ ﷺ کے گھر میں دو دو ماہ تک چولہا نہیں جلتا تھا، کبھی تو صرف کھجور، پانی اور دودھ پر گزارا ہوتا تھا۔ مگر آپ ﷺ کے گھرانے کو اس کا کوئی غم نہیں تھا، اگر کوئی غم تھا تو وہ صرف آخرت کا تھا۔ کیا آج ہمارا بھی یہ غم ہے۔ کیا جہنم کی آگ کا خوف ہمیں کبھی رُلاتا ہے؟ حالانکہ اللہ کا قرآن ہمیں یہ حکم دیتا ہے:

﴿لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ﴾ (الاحزاب: 21) ’’(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔‘‘

اگر آج بھی ہم اللہ کے رسول ﷺ اور آپؐ کے گھرانے کے اُسوہ کو اپنے لیے نمونہ بنالیں اور اس کے مطابق زندگی گزاریں تو ہماری زندگیوں میں بھی کوئی ٹینشن نہیں ہوگی سوائے آخرت کی فکر کے اور ہم اس کے لیے تیاری بھی کریں گے اور یوں دنیا و آخرت میں دونوں فلاح پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿٦٩﴾﴾ (العنکبوت) ’’اور جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کریں گے ہم لازماً ان کی راہنمائی کریں گے، اپنے راستوں کی طرف۔ اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔‘‘

جہاد ایک وسیع اصطلاح ہے۔ اس کے معنی جدوجہد کرنا ہیں۔ جو لوگ اللہ کے دین کی خاطر، اللہ کے نظام کے قیام کی خاطر جدوجہد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کو صراطِ مستقیم کی جانب رہنمائی اور ہدایت دیتا ہے۔ بعض اوقات اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنا آسان نہیں ہوتا، بہت مشکلات اور رکاوٹیں آتی ہیں لیکن جو خالص نیت کے ساتھ اس راہ میں جدوجہد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لیے راستے نکال دیتا ہے۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے جب رمضان المبارک میں نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کا سلسلہ شروع کیا تھا تو ابتدا میں بڑی رکاوٹیں تھیں، لوگ سوچتے تھے کہ یہ کیسے ممکن ہوگا؟ آج ماشاء اللہ ملک بھر میں کئی شہروں میں دورہ ترجمہ قرآن ہوتا ہے اور لاکھوں لوگ دروس قرآن سے مستفید ہوتے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے رجوع القرآن کورس کی ابتداء کی تو شروع میں ناممکن لگتا تھا کیونکہ لوگ دنیوی علوم کے پیچھے بھاگ رہے ہیں، سوچتے تھے کون یہ کورس کرے گا مگر آج الحمدللہ، اب تک ہزاروں لوگ اس کورس کی وجہ سے قرآن اور عربی زبان سیکھ چکے ہیں۔ اسی طرح عام حالات میں بھی دین کے راستے پر چلنے والوں کو ابتدا میں مشکلات پیش آسکتی ہیں، کوئی نوجوان سنت رسول ﷺ کے مطابق داڑھی رکھنا چاہتا ہے، کوئی خاتون پردہ اور حجاب کا اہتمام شروع کرتی ہے تو شروع میں مخالفت بھی ہوگی، مذاق بھی اُڑایا جائے گا لیکن نیت خالص ہوگی تو اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔ صحیح بخاری میں حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اُسے دل میں یاد کرتا ہوں، وہ کسی محفل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس سے بہتر محفل (فرشتوں کے سامنے) اس کا ذکر کرتا ہوں، میرا بندہ ایک بالشت میری طرف آئے تو میں ایک ہاتھ بھر اُس کی طرف آتا ہوں، وہ ایک ہاتھ بھر میری طرف آئے تو میں دو ہاتھ بھر اُس کی طرف آتا ہوں، وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اُس کی طرف آتا ہوں۔ کوشش اور محنت بندے نے کرنی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانیاں اور راستے پیدا کردے گا۔ اگر کوئی فجر کی نماز کے لیے اُٹھنا ہی نہ چاہے، دل میں سوچ کر بیٹھ جائے کہ بہت سردی ہے مسجد میں جانا مشکل ہے تو وہ باجماعت نماز کے اجر سے محروم ہی رہے گا۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ سود کے بغیر گزارا نہیں ہوتا۔ اللہ کے بندو! تم کوشش کر کے تو دیکھو، اللہ راستے نکال دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیۡنَ اہۡتَدَوۡا زَادَہُمۡ ہُدًی وَّ اٰتٰىہُمۡ تَقۡوٰىہُمۡ ﴿۱۷﴾﴾ (سورۃ محمد) ’’اور وہ لوگ جو ہدایت پر ہیں اللہ نے اُن کی ہدایت میں اور اضافہ کر دیا ہے اور انہیں ان کے حصے کا تقویٰ عطا فرمایا ہے۔‘‘

خواہ فرائض و واجب کے ادا کرنے کی بات ہو، خیر کے معاملات میں آگے بڑھنے کی بات ہو یا گناہوں اور نافرمانیوں کے کاموں کو چھوڑنے کی بات ہو، بندہ ارادہ اور کوشش کرے، اللہ تعالیٰ ناممکن کو بھی ممکن بنا دے گا۔ ہم کمزور ہیں، اللہ تعالیٰ کمزور نہیں ہے، وہ قادرِ مطلق ہے۔ ہمارے لیے مشکلات ہیں لیکن اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔ لہٰذا جو اللہ کی راہ میں جدوجہد کریں، محنت کریں، اللہ تعالیٰ اُنہیں ضرور راستہ بھی دکھائے گا اور ان کی مشکلات کو بھی آسان کردے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی راہ میں جدوجہد کرنے، اپنی آخرت کی فکر کرنے اور اُسوہ رسول ﷺ کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

❁❁❁

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور اُن کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

سوال 13: کرنٹ اکاؤنٹ رکھنے والوں کے حق میں بینک اپنی خدمات کی فراہمی کے ضمن میں جو ترجیحی سلوک روا رکھتا ہے کیا وہ شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے؟

جواب: رسول اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مقروض کوئی ہدیہ یا تحفہ قرض خواہ کو کسی بھی شکل میں پیش کرے۔ شریعت میں قرض کی بنا پر ایسے کسی ترجیحی سلوک کی گنجائش نہیں‘ یہاں تک فرمایا کہ اگر ایسا کیا جائے گا تو یہ بھی اپنی حقیقت کے اعتبار سے ربا قرار پائے گا‘ سوائے اس کے کہ مقروض اور قرض خواہ کے مابین ہدیوں اور تحائف کا لین دین معاہدۂ قرض سے پہلے بھی ہوتا ہو! چونکہ کرنٹ اکاؤنٹ کے لیے کیے گئے معاہدے کے تحت رقم جمع کرانے والے اور بینک کے درمیان تعلق بالترتیب قرض خواہ اور قرض دار کا ہوتا ہے‘ لہٰذا بینک (جس کی حیثیت قرض لینے والے کی ہے) کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کرنٹ کھاتے دار کو ایسا کوئی اکاؤنٹ رکھنے کے عوض سامان کی شکل میں تحفے‘ مالی ترغیبات‘ خدمات یا ایسے فوائد دے جن کا جمع کرائی گئی/نکلوائی گئی رقم سے کوئی تعلق نہ ہو۔ ان ترغیبات میں مختلف اخراجات سے مکمل یا جزوی استثناء شامل ہے‘ جیسا کہ کریڈٹ کارڈ چارجز‘ ڈیپازٹ بکس‘ رقم کی منتقلی‘ لیٹر آف گارنٹی‘ لیٹر آف کریڈٹ۔ البتہ ایسی ترغیبات جو صرف کرنٹ کھاتوں سے متعلق نہیں ہیں‘ ان پر اس اصول کا اطلاق نہیں ہوتا۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ’’انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال‘‘ از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1364 دن گزر چکے!

امریکہ، اسرائیل اور انڈیا پر مشتمل ابلیسی اتحاد ثلاثہ اب کھل کر بے نقاب ہو چکا ہے، ایران میں مظاہروں کے پیچھے بھی ان تینوں کا ہاتھ ہے، مسلم ممالک اپنے مشترکہ دشمنوں کے خلاف مل کر پیش بندی کریں: رضاء الحق

ایران میں رجیم چینج مشرق وسطیٰ کے حق میں ہے اور نہ ہی پاکستان، چین اور روس کے حق میں، ضرورت اس امر کی ہے کہ روس، چین، پاکستان اور ایران مل کر ایک پالیسی اپنائیں: بریگیڈیئر وحید الزمان طارق

”ایران میں رجیم چینج کا امریکی منصوبہ“

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: ایران میں جاری احتجاجی تحریک کے پیچھے اصل کہانی کیا ہے اور کیا امریکہ اس دفعہ ایران میں رجیم چینج کروانے میں کامیاب ہو جائے گا؟

بریگیڈیئر وحید الزمان طارق: ان احتجاجی مظاہروں کا اصل مقصد رجیم چینج ہے۔ لہٰذا ان مظاہروں کے پیچھے اصل ہاتھ امریکہ اور اسرائیل کا ہے، اب تو سابقہ امریکی وزیر خارجہ بھی کہہ چکا ہے کہ امریکی ایجنٹ مظاہروں میں ملوث ہیں، اسی طرح اسرائیلی اور ایک پڑوسی ملک کے لوگ بھی ملوث ہیں۔ مظاہروں کے لیے بہانہ مہنگائی اور بے روزگاری کو بنایا گیا ہے۔ اس کے لیے میڈیا کا استعمال کیا گیا ہے، معاشی پابندیوں کو ہتھکنڈے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ امریکہ رجیم چینج کے اپنے منصوبے میں کامیاب ہوگا یا نہیں تو میرے خیال میں یہ اتنا آسان نہیں ہوگا کیونکہ ایران میں آئین کے مطابق الیکشن ہوتے ہیں، منتخب لوگ حکومت میں آتے ہیں، موجودہ صدر سمیت تمام عہدیدار بڑے پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگ ہیں۔ آئین کے مطابق ولایت فقیہ بھی موجود ہے، شوریٰ بھی موجود ہے۔ میں ایران میں رہا ہوں، انقلاب بھی دیکھا ہے، انقلاب سے پہلے کا وہ دور بھی دیکھا ہے جب شاہ کے خلاف نفرت کی انتہا تھی۔ میں اقبال شناس بھی ہوں اور جانتا ہوں کہ ایرانی اقبال کے افکار کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ان کی نظریاتی بنیادیں بہت مضبوط ہیں۔ امریکہ آسانی سے انہیں شکست نہیں دے سکتا۔ ان کا سکیورٹی کا نظام بھی بہت مضبوط ہے، مظاہروں کے دوران جنہوں نے مساجد کو جلایا ہے یا فساد پھیلایا ہے ان کے خلاف کارروائی بھی ہوگی اور بیرونی مداخلت کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

سوال: لیکن ڈونلڈ ٹرمپ تو مظاہرین سے مخاطب ہو کر یہ کہہ رہے ہیں کہ اداروں پہ قبضہ کر لیں، جلد مدد پہنچنے والی ہے۔ آپ کے خیال میں کیا ہونے والا ہے؟

بریگیڈیئر وحید الزمان طارق: امریکہ اور اسرائیل نے گزشتہ ایران اسرائیل جنگ کے دوران بھی بڑے بڑے دعوے کیے تھے، لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ زمینی حقائق کچھ اور ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مظاہرے شروع ایرانی کرنسی کی گراوٹ اور مہنگائی کے خلاف ہوئے۔ بیرونی مداخلت انہیں استعمال کرنا چاہتی ہے مگر ایرانی قیادت مظاہرین سے مذاکرات کر کے مسئلہ حل کر لے گی اور بیرونی ایجنٹوں کے خلاف کارروائی ہوگی۔

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: امریکہ کی جانب سے کھلم کھلا ایرانی عوام کو اپنی حکومت کے خلاف بغاوت پر اُکسانے کے جرم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

رضاء الحق: میں اس کو جرم نہیں کہوں گا کیونکہ ہائبرڈ وار میں یہ ساری چیزیں شامل ہوتی ہیں کہ دوسرے ملک کو جنگ سے پہلے ہی فتح کر لو۔ امریکہ نے 2020ء تک کم و بیش 80 ممالک میں رجیم چینج کروائی ہے۔ اس کے لیے کہیں اس نے طاقت کا استعمال کیا ہے، کہیں اندر سے آپس میں لڑوا کر مقاصد پورے کیے ہیں اور کہیں عوام کو سڑکوں پر لا کر حکومت کے خلاف کھڑا کیا ہے۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا اس کا سب سے اہم ہتھیار بن چکا ہے۔ 2021ء میں ایران میں حجاب کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے تھے جن کا سب سے بڑا پشت پناہ فرانس تھا۔ ان میں بھی سوشل میڈیا کا استعمال تھا۔ لبرل اور سیکولر طبقہ جلد اس سازش کا شکار ہو جاتا ہے اور ایران میں یہ طبقہ شاہ کے بیٹے کا حمایتی ہے اور چاہتا ہے کہ لبرل حکومت قائم ہو۔ ایرانی حکومت نے کچھ عرصہ سے دیگر مسلم ممالک سے تعلقات بڑھائے ہیں، ان میں ترکی، سعودی عرب اور پاکستان بھی شامل ہیں۔ حتیٰ کہ چین نے بھی ایران اور سعودی عرب کے درمیان کشیدگی ختم کروانے میں کردار ادا کیا کیونکہ چین کو معلوم ہے کہ امریکہ خطے میں کشیدگی پیدا کر کے اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لیے سوشل میڈیا کو استعمال کیا جا رہا ہے، جیسا کہ عرب اسپرنگ کے ذریعے بھی امریکہ اور اسرائیل نے اپنے مفادات پورے کیے۔

سوال: آپ ایران میں رہے ہیں، ایرانی اعلیٰ قیادت سے آپ کے روابط بھی ہیں، آپ فارسی کے صاحب دیوان شاعر بھی ہیں۔ یہ فرمائیں کہ ایران میں رہبر اعلیٰ سید علی خامنہ ای کا کردار اس ساری صورتحال میں کتنی اہمیت کا حامل ہے اور ان کا جانشین آپ کس کو سمجھتے ہیں؟

بریگیڈیئر وحید الزمان طارق: رہبر اعلیٰ آئین کے مطابق ولایت فقیہ کے منصب پر فائز ہیں۔ ایرانی فقہ کے مطابق حکومت کرنے کا حق امام زمانہ (جو کہ اہل تشیع کے نزدیک غائب ہیں) کے پاس ہے لیکن جب تک امام نہیں آ جاتے، تب تک رہبر اعلیٰ امام زمانہ کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے اختیارات استعمال کریں گے۔ امامت ان کے ہاں اول الامر ہے۔ ایک روحانی پیشوا کے طور پر رہبر اعلیٰ کا رول یہ ہے کہ کوئی چیز اسلام کے خلاف نہ ہو۔ جہاں تک ایڈمنسٹریشن کا تعلق ہے تو وہ صدر کے پاس رہے گی۔ اس کے ماتحت گورنرز ہیں، منسٹرز ہیں، عدلیہ ہے، اسمبلیاں ہیں، لیکن رہبر اعلیٰ کی عزت سب سے بڑھ کر کی جاتی ہے۔ آئین کے مطابق رہبر اعلیٰ کا جانشین جو بھی آئے گا وہ علماء میں سے ہی ہوگا۔ اسی طرح نیا صدر جو بھی آئے گا وہ بہت باصلاحیت اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوگا۔ جیسا کہ موجودہ صدر کارڈیک سرجن

ہیں، ان سے پہلے روحانی صاحب انجینئر تھے، احمد نژاد بہت اچھے میئر تھے۔ ایڈمنسٹریشن کے لحاظ سے کوئی کمزور آدمی صدر کے عہدے پر نہیں پہنچ سکتا۔ رجیم چینج اتنی آسان نہیں ہوگی۔ دوسری جنگ عظیم میں بھی ایران پر امریکہ، برطانیہ اور روس نے قبضہ کرلیا تھا اور علاقے بھی بانٹ لیے تھے مگر وہ زیادہ دیر تک قبضہ برقرار نہیں رکھ پائے۔ اب تو ایرانی حکومت کی حمایت میں بھی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ تہران میں صدر نے خود قیادت کی ہے۔ امریکی مداخلت کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایرانی عوام دوبارہ حکومت کی حمایت میں کھڑے ہو جائیں گے اور اس طرح امریکہ کو ایک بار پھر ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سوال: ایرانی نظام میں پاسداران انقلاب کی کتنی اہمیت ہے اور موجودہ صورت حال میں ان کا کردار کیا ہوگا؟

رضاء الحق: ایران کی سولائزیشن اور نیشنل ازم بہت مضبوط ہے۔ قومی مفاد کے لیے، قومی ایشوز کے حوالے سے ساری قوم متحد ہو جاتی ہے۔ تاہم کچھ بیرونی ایجنٹ اور مغرب نواز طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں جن کو مغربی میڈیا دکھاتا ہے اور وہ تعداد میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ جیسے 2021ء میں جب افغان طالبان نے حکومت سنبھالی تھی تو گارڈین نے خبر لگائی کہ بہت بڑی تعداد میں خواتین نے حجاب کے خلاف مظاہرہ کیا ہے حالانکہ وہ گنتی کی کل 12 خواتین تھیں۔ ایران میں پاسداران انقلاب خارجی سکیورٹی کے ذمہ دار ہیں۔ داخلی سکیورٹی کا ذمہ دار ادارہ بسیج ہے۔ پاسداران کے تحت مختلف ادارے ہیں جو امن وامان قائم رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ پاسداران انقلاب کے پاس اسلحہ بھی ہے اور وسائل بھی ہیں۔ چین، پاکستان اور ترکی نے بھی ان کی بہت مدد کی ہے۔ خاص طور پر ٹیکنالوجی کے میدان میں ملٹری ہارڈویئر، ایکوپمنٹ، ٹریننگ وغیرہ یہ ساری چیزیں ان کو فراہم کی ہیں۔ اگر رجیم چینج ہوتی ہے تو یہ چین کے مفاد میں ہوگا اور نہ پاکستان اور ترکی کے مفاد میں۔ اس لیے وہ ایران کی مدد کر رہے ہیں۔ وینزویلا کے معاملے میں بھی چین پر اعتماد ہے کیونکہ لاطینی امریکہ کے ممالک اب امریکہ سے ناراض ہو جائیں گے اور چین کے لیے مزید راستے کھل جائیں گے۔ وہ وہاں تجارت بھی کرے گا اور اپنے اڈے بھی قائم کرے گا۔ گویا تاریخ میں پہلی مرتبہ چین امریکہ گھیراؤ پالیسی اپنائے گا۔ ایران میں میں سب سے بڑا خطرہ اصفہان کے یہودی ہیں جو اسرائیلی اور امریکہ مفادات کے لیے کام کر رہے ہیں۔ پاسداران انقلاب اپنے اداروں کو ان سے پاک کریں گے تو حالات ان کے کنٹرول میں آجائیں گے۔

سوال: امریکہ اور اسرائیل کے پاس ہزاروں ایٹمی ہتھیار ہیں، میزائل ٹیکنالوجی ہے، امریکہ جاپان میں ایٹم بم کا استعمال بھی کر چکا ہے، اس کے باوجود وہ ایران کے جوہری پروگرام کے اتنے مخالف کیوں ہیں کہ کئی مرتبہ اس کو تباہ بھی کر چکے ہیں لیکن پھر بھی مطمئن نہیں ہو رہے؟

بریگیڈیئر وحید الزمان طارق: اس خطے میں پاکستان، بھارت اور چین بھی ایٹمی طاقت ہیں کسی حد

> **امریکہ اور اسرائیل نے گزشتہ ایران اسرائیل جنگ کے دوران بھی بڑے بڑے دعوے کیے تھے لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔**

تک سعودی عرب بھی دفاعی معاہدہ کرکے پاکستان کی چھتری تلے آچکا ہے، ترکی بھی اسی طرح کے معاہدے کی طرف آ رہا ہے۔ امریکہ جانتا ہے کہ اگر ایران بھی ایٹمی قوت بن جاتا ہے تو یہ سب ممالک مل کر اس کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ ایران کئی دفعہ کہہ چکا ہے کہ وہ جوہری طاقت کو اسلحے کے لیے استعمال نہیں کر رہا۔ ایران مذاکرات بھی کرنا چاہتا تھا لیکن اسرائیل نے جب جنگ مسلط کی تو مذاکرات دھرے کے دھرے رہ گئے اور اب ایران کے پاس کوئی راستہ نہیں چھوڑا گیا۔ میرے خیال کے مطابق تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ بین الاقوامی اٹامک انرجی کمیشن بیٹھ کر جائزہ لے، مذاکرات کریں اور پھر دیکھیں کہ ایرانی جوہری پروگرام کس مرحلے میں ہے۔ اگر وہ بجلی بنانا چاہتا ہے تو اس کا حق ہے۔ تاہم اگر اس کو بہانہ بنا کر ایران پر جنگ مسلط کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ غلط ہے، جیسا کہ پہلے کبھی حجاب کو بہانہ بنایا گیا، کبھی پردے کو مسئلہ بنایا گیا۔ حالانکہ بادشاہ کے زمانے میں بھی 70 فیصد ایرانی پردہ کرتے تھے۔ ایرانی اگر رضا شاہ کے بیٹے کو نہیں چاہتے تو اُس کو زبردستی کس طرح اقتدار میں لایا جاسکتا ہے؟ یہ ممکن ہی نہیں۔ میں نے ایرانیوں کو قریب سے دیکھا ہے وہ شاہ کے خاندان سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ ایرانی عوام اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ اسرائیل کا ایجنٹ ہے، وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ بھارت اسرائیل کا دوست ہے اور اس نے بھی ایران کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے۔ یہ بات میں نے خامنہ ای کے سامنے بھی کہی کہ آپ نے جو سانپ پال رکھے ہیں وہ ہمیں ڈستے ہیں، اب آپ کو ڈسنا شروع ہوگئے ہیں۔ گریٹر اسرائیل کا جو منصوبہ ہے اس میں عرب ممالک رکاوٹ بنتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے، انہیں معلوم ہے کہ اس میں رکاوٹ یا عجم کے ممالک بن رہے ہیں جن میں ایران، پاکستان، ترکی شامل ہیں۔ اسی وجہ سے وہ عربوں کو چھوڑ کر عجم کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس کے لیے مظاہروں کا استعمال شروع کیا ہے۔ اگر ایرانی رجیم سمجھداری سے کام لے تو موساد کی اس سازش کو دفن کر سکتی ہے۔

سوال: ایران کے جو معاشی حالات ہیں اس کی وجہ سے ایرانی عوام بہت مشکلات کا شکار ہیں، ڈالر کی قیمت ایک ملین ریال سے بھی تجاوز کر چکی ہے، اقتصادی پابندیاں ہیں، مہنگائی بہت بڑھ چکی ہے، ان حالات میں جب احتجاجی مظاہرے بھی ہو رہے ہیں ٹرمپ نے اعلان کیا ہے جو بھی ملک ایران سے تجارت کرے گا اس پر 25 فیصد اضافی ٹیرف لگا دیا جائے گا۔ آپ کے خیال میں اب ایران کی معاشی حالت کدھر جائے گی؟

رضاء الحق: ٹیرف بڑھانے سے امریکہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ اُس کی اپنی معیشت کو نقصان پہنچے گا۔ امریکہ پر اس وقت 31 ٹریلین ڈالر کا قرض ہے۔ چین کے ساتھ اس کی تجارت میں دوگنا خسارہ ہو رہا ہے، یعنی چین کی ایکسپورٹس امریکہ سے دوگنا زیادہ ہیں۔ ڈالر کو 1945ء میں بریٹن ووڈز اکارڈ کے تحت انٹرنیشنل ٹرانزیکشن کرنسی ڈکلیئر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ ڈالر کہاں چھپتا ہے، کتنا چھپتا ہے، پہلے گولڈ سٹینڈرڈ بیکنگ ہوا کرتی تھی، پھر پیٹرو ڈالر بن گیا، اب وہ بھی تقریباً ختم ہوگیا ہے، ساری دنیا میں تجارت ڈالر میں ہو رہی تھی۔ کچھ عرصہ سے ایک بڑی تبدیلی آئی ہے کہ روس، چین، افغانستان، پاکستان اور ایران نے ڈالر کی بجائے لوکل کرنسی میں باہمی تجارت شروع کر دی ہے۔ بارٹر ٹریڈ بھی جاری ہے۔ اب اگر امریکہ ٹیرف لگاتا ہے تو اس سے ان ممالک کی باہمی تجارت کو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن زیادہ نقصان امریکہ کا ہی ہوگا۔ خاص طور پر چین اکنامک پوائنٹ آف ویو سے امریکہ کو بہت بڑا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ میرے خیال سے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ ڈالر سے جان چھڑالی جائے۔ برکس نے اچھی کوشش کی تھی لیکن اس میں بھارت کو شامل اسی لیے کروایا گیا تھا تاکہ وہ امریکی مفادات کا تحفظ کر سکے۔ بھارت نہیں مانا ورنہ برکس نے اپنی کرنسی لانے کا اعلان کیا۔

سوال: سید علی خامنہ ای نے حال ہی میں ایک بیان دیا ہے کہ فرعون، نمرود اور رضا شاہ پہلوی کا جو حشر ہوا تھا

وہی حشر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا ہونے والا ہے۔ علی خامنہ ای کے اس بیان کے پس منظر میں آپ امریکہ کا مستقبل کیا دیکھتے ہیں؟

بریگیڈیئر وحید الزمان طارق: امریکی صدر جس طرح کی بڑھکیں مار رہے ہیں کہ کینیڈا بھی لے لوں گا، گرین لینڈ پر بھی قبضہ کروں گا، میں ان کو گیدڑ بھبکیوں سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا۔ ہر بڑی طاقت پر عروج کے بعد زوال آتا ہے اور یہ امریکہ کے لیے زوال کی شروعات ہیں۔ میں نے رضا شاہ پہلوی کا دور بھی دیکھا ہے، آخر اس کا کیا حشر ہوا۔ وہ بھی امریکہ کی کٹھ پتلی تھا، اس نے عوام کا جینا دوبھر کیا ہوا تھا۔ ایران میں رجیم چینج پاکستان کے حق میں نہیں ہے، مشرق وسطی کے حق میں بھی نہیں ہے کیونکہ اسرائیل صرف ایران کا ہی نہیں بلکہ پاکستان کا بھی دشمن ہے۔ لہٰذا پاکستان اور ایران مل کر اسرائیل کے خلاف مزاحمت کریں تو یہ ان کے مفاد میں ہوگا۔ امریکہ پر زوال تو آنا ہے لیکن فی الوقت ہمیں خود کو مضبوط کرنے اور باہمی تعلقات کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ایران میں صحت اور تعلیم کی سہولیات بہت بہتر ہیں۔ ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی ایران ترقی کر رہا ہے۔ پردہ اور حجاب اُن کا مسئلہ نہیں ہے۔ صرف معاشی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ چین اور روس بھی نہیں چاہتے کہ ایران میں امریکہ نواز حکومت آئے۔ بھارت بھی کھل کر بے نقاب ہو چکا ہے کیونکہ اس کے لوگ ایران میں یہودیوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے تھے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ چین، روس، پاکستان اور ایران مل کر اپنی پالیسی بنائیں۔

سوال: دنیا میں قیام امن کے لیے آپ کیا اقدامات تجویز کریں گے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں۔

رضاء الحق: سب سے پہلے تو ہمیں اپنے حقیقی دشمن کا ادارک کرنا چاہیے۔ ابلیسی اتحاد ثلاثہ اب کھل کر مسلم دشمنی پر اُتر آیا ہے۔ سب کو پتا چل گیا ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور انڈیا ہر جگہ مل کر کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح متحدہ عرب امارات بھی ان کے ساتھ کھڑا ہے۔ حال ہی میں ٹرمپ نے اخوان المسلمین پر پابندی لگائی ہے تو UAE نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ سوڈان میں خونِ مسلم بہہ رہا ہے تو اس میں بھی UAE ملوث ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم امت کے تصور کو دوبارہ اُجاگر کریں۔ 57 مسلم ممالک مل کر اگر اپنی حکمت عملی بنائیں تو پوری دنیا کی تجارت اور سیاست پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اگلی بات یہ ہے کہ اسلام انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنا غلبہ چاہتا ہے۔ مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ اپنا سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کریں، اس طرح انہیں اللہ کی مدد بھی حاصل ہوگی۔ پھر یہ کہ مسلم ممالک مل کر اپنے عسکری اتحاد بنائیں۔ جس طرح ابھی پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دفاعی معاہدہ ہوا ہے، ترکی نے بھی دلچسپی ظاہر کی ہے۔ اسی طرح ایران اور افغانستان کو بھی دفاعی معاہدوں میں شامل کرنا چاہیے۔ مستقبل کے حوالے سے جو احادیث میں خراسان کے بارے میں ذکر ہے کہ یہاں سے اسلامی فوجیں نکلیں گی اور حضرت مہدی کی نصرت کریں گی اور خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے تو انہیں کوئی نہ روک سکے گا یہاں تک کہ یروشلم میں گاڑ نہ دیئے جائیں۔ خراسان میں افغانستان، پاکستان اور ایران کے علاقے شامل ہیں۔ کچھ حصے ترکمانستان اور ازبکستان کے بھی شامل ہیں۔ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ پاکستان، ایران اور افغانستان مل کر اپنا ایک بلاک بنائیں، اس کے لیے وہ PIA کا نام تجویز کرتے تھے۔ اب وقت آگیا ہے کہ اس طرح کا بلاک بنایا جائے اور اس میں ترکی اور سعودی عرب کو بھی شامل کیا جائے۔ آخری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (آل عمران) ”اور نہ کمزور پڑو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی سربلند ہو گے اگر تم مؤمن ہوئے۔“

ہمیں چاہیے کہ اپنے دلوں میں ایمان حقیقی کو راسخ کریں، اسلام کے مطابق پالیسیاں اور قوانین بنائیں اور اسلام کے مطابق فیصلے کریں۔ سودی نظام کو ختم کر دیں کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ جاری رکھ کر ہم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ معاشرتی سطح پر بے حیائی کا سد باب ہو۔ ہمارا عدالتی نظام بھی اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کیا جائے۔ خارجہ پالیسیاں بھی اسلام کے رہنما اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیں۔ خاص طور پر یہود و ہنود کو اپنا ازلی دشمن سمجھیں۔ اسلام کے اس پورے پیکج کو مدنظر رکھ کر چلیں گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آئے گی اور ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب بھی ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

❀❀❀

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشرواشاعت و ترجمان تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ بریگیڈیئر وحید الزمان طارق: معروف دانشور اور لکھاری

میزبان: وسیم احمد: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

ہفت روزہ ”ندائے خلافت“

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب،
ایک علمی، دعوتی اور تربیتی رسالہ!

صرف آپ ہی کے زیرِ مطالعہ کیوں؟

وقت اور حالات کی اشد ضرورت ہے کہ اسے ایک مشن سمجھ کر واعظین ومربیین، تعلیمی اداروں، لائبریریوں، مکتبہ جات اور ہر گھر و فرد اور خاص طور پر الاقرب فالاقرب کی بنیاد پر اپنے دوست، احباب اور اعزہ واقربا تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔ ان شاء اللہ!

ہر موجِ ہوا کی سانس رکتی!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

دنیا مسلسل ٹرمپ کے نت نئے بیانات اور اقدامات کے رولر کوسٹر (چکرا ڈالنے والے جھولے) کے اثرات کی زد میں ہے۔ اکتوبر 2023ء میں امریکی تھپکی سے، ہتھیاروں، طیاروں، ڈالروں کی اسرائیل کو بلاتعطل اڑھائی سال فراہمی نے غزہ کو کھنڈر اور ملبوں، قبرستانوں میں بدل ڈالا۔ پوری دنیا سوائے مظاہروں، بیانات، برا بھلا کہنے، مجرم قرار دینے، برائے نام امداد (اونٹ کے منہ میں زیرہ) کے کچھ نہ کرسکی۔ 81 سالہ نسیان کے مریض بائیڈن کے بعد خبطی، سودائی رئیل اسٹیٹ ایجنٹ ڈونلڈ ٹرمپ (جو صہیونی ایجنٹ، آلۂ کار بھی تھا) گلوبل ولیج کی کرسیٔ صدارت پر آن بیٹھا۔ نسیان اس کا بھی کچھ کم نہ تھا۔ کہاوت ہے کہ گیدڑ کی کم بختی آئے تو شہر کو بھاگا جائے۔ یعنی برے دن آتے ہیں تو تدبیریں بھی الٹی سوجھتی ہیں۔ سو باوجودیکہ امریکی تاریخ خود اپنے اندر اسباق رکھتی ہے مگر ٹرمپ پھولا بیٹھا ہے۔ ویت نام کی کہانی پرانی سہی مگر افغانستان کا شدید چرکہ، ہزیمت کھربوں ڈالر تباہ کرکے بڑے بے آبرو ہو کر اس کوچے سے نکلنا بھی یاد نہ رہا؟ امریکی فوج تابوت اُٹھائے، معذور، نفسیاتی مریض، خودکشی کرتی پسپائی پر مجبور کردی گئی۔ عراق میں عملاً منہ پر جوتا کھا کر صدر بش نے وہاں سے نکلنے میں امریکہ کی عافیت جانی!

غزہ بھی کوئی فتوحات کی کہانی نہیں ہے۔ اہل غزہ، نہتے، دنیا بھر میں تنہا، مزاحمت اور استقامت کی مبہوت کن مثال بن کر ملکوں، ملکوں نظام بدل ڈالنے کی جرأت، حرارت دنیا کے ہر زندہ ضمیر کو دے گئے۔ پورا گلوب مسلسل تھرا رہا ہے۔ 8 درجے کا زلزلہ، قدموں تلے لرزا رہا ہے۔ چلیے ایک ننھا سا ڈھائی تین ماہ کا بچہ دیکھیے۔ شاید آپ کو پیمانۂ استقامت سمجھ آ جائے۔ اس کے باپ نے یہ جڑواں بہن بھائی سامنے لٹا کر محبت بھری تنبیہ کی۔ سنو غور سے! آج سے تمھیں دن میں تین فیڈر ملیں گے اور رات میں دو، باری باری دونوں سے مخاطب ہے۔ ہمارے پاس پیسے ختم ہو گئے ہیں۔ دودھ کا ایک ڈبہ 23 ڈالر کا آتا ہے۔ کچھ خیال کرو! بیٹا اس پر ننھا سا کھلکھلاتا، چہچہاتے خوبصورت قہقہے لگا رہا ہے۔ باپ جتنی مرتبہ اُسے مخاطب کرتا ہے اس کی خوبصورت آواز دنیا بھر کا مذاق اڑاتی، خوشدلی سے، ہنساتی بھی ہے، رلاتی بھی! باپ کہتا ہے: ارے لڑکے کچھ خیال کرو۔ میں سنجیدہ بات کر رہا ہوں۔ تم ہنس رہے ہو۔ کل سے یہی سب ملے گا۔ بیٹی سے کہتا ہے۔ اور محترمہ! تم خاموش ہو؟ رحم کرو ہمارے حال پر۔ بہت ہو گیا بس؟ اللہ انھیں برکتوں سے بھر دے (آمین) یہ منظر ہنساتا، رلاتا ہے۔ محبت، اخوت، دعائیں ابلتی ہیں! اس باپ کے پچھلے بچے شہید ہو جانے پر اللہ نے یہ خوبصورت موتیوں کی جوڑی عطا کردی۔ غزہ ان شاء اللہ زندہ و پائندہ رہے گا۔ مخبوط الحواس، بے رحم، ظالم دنیا کے بیچ 'فلسطین ایکشن' برطانوی تنظیم (پابندی زدہ، فلسطین نواز) کے زندہ ضمیر نوجوان بھوک ہڑتال کے 60 دنوں میں جان گنوا دینے کے خطرے میں ہیں۔ اللہ انھیں سلامتی اور ایمان دے۔ یہ دنیا میں انقلاب کی نوید ہیں۔ (آمین)

غزہ میں جنگ بندی امریکہ، اسرائیل کے ہانپ جانے کی بنا پر ہے! ناقابلِ تصور حد تک پیسہ برباد کرکے، اسرائیلی فوج پاگل معذور، ختم کروا کر تھک ہار چکے تھے۔ سوچا کہ اب دھمکانے کے دوسرے محاذوں کی طرف چلو۔ یہ باقی ماندہ کام خود مسلمانوں سے کرواؤ۔ سو شرم الشیخ میں سارے شیوخ کو اکٹھا کرکے امریکہ، اسرائیل کی سربراہی میں فلسطینیوں کو نہتا کرنے، دنیا کا دھیان بٹانے اور غزہ جیسے تیسے خالی کروانے کا کام ان مسلم ممالک کے حوالے کر دیا۔ اسرائیل، لبنان و شام کو چل دیا۔ شام چونکہ ملحمۃ الکبریٰ (احادیث میں مذکور بڑی بھاری عالمی جنگ جسے عیسائی، یہودی 'آرمیگاڈان' کہتے ہیں) کا مرکز ہوگا۔ سو یہاں سر پھرے یا راسخ العقیدہ اسلام پر مسلمانوں کو پنپنے نہ دیا جائے اسی لیے یہاں جولانی جیسا حکمران ہو۔ اور پھر باقی خبر لینے کو اس دوران فرانس، برطانیہ، امریکہ، اردن سبھی نے بہانہ بازی سے پے در پے 70 جگہ بمباریاں کیں۔ لبنان میں ایک ہی دن میں 80 سے زائد (عورتیں، بچے سمیت) مار ڈالے۔ غزہ میں بھی 'جنگ بندی' کے 90 دن میں 1193 خلاف ورزیاں اسرائیل نے کیں۔ دیوانے مناظر ہیں یہ!

امریکہ اندرونی طور پر 'ICE' کے غیر قانونی تارکین وطن پکڑنے کی تلاش میں ایک خاتون کے قتل کے بعد زلزلہ براندام ہے۔ شہر شہر بدترین مظاہرے ہیں۔ ایک بینر امریکی حقیقت بیان کرتا ہے: 'ایک چوری شدہ زمین پر کوئی بھی غیر قانونی نہیں۔' یعنی ریڈ انڈین جو اصلی امریکی باشندے تھے ان کی آبادیوں کو ہلاک کرکے زبردستی (فلسطین پر اسرائیل کی طرح) قبضہ جما کر اب تم (امریکی حکمران) کسی کو بھی غیر قانونی کہنے کا حق نہیں رکھتے۔ ICE اہلکار اسرائیل سے تربیت پا کر عین انہی جیسے متکبر اور جابر ہیں۔ ایک عورت کو اپنی امریکی شناخت ثابت کرنے کو کہا تو ڈپٹ کر بولی کہ میں اصلی امریکی رہائشی ہوں (Native)۔ تم یہاں سے نکل جاؤ، یہ میرا ملک ہے! لینے کے دینے پڑ گئے۔ ICE منجمد ہوگئی!

ٹرمپ کی آئے روز مداخلتیں کرنے اور کروانے کی داستان نے 'نیو ورلڈ آرڈر' کو مکمل (Disorder) یعنی افراتفری، بدنظمی، درہم برہم کر دینے کے سوا کچھ نہ دیا۔ دنیا انتشار اور ہڑبونگ کا شکار ہے، اس ہڑبونگیے صدر اور اس کی انتظامیہ کے ہاتھوں۔ وینزویلا میں جو پاکھنڈ مچایا۔ اسرائیل کی کارکردگی اب گویا 'نیونارمل' ہے۔ نیتن یاہو، ٹرمپ اور ان کی انتظامیہ 'لٹھ' جیسے جاہو' نصب العین (Motto) لے کر دنیا پر چڑھ دوڑے ہیں۔ وینزویلا پر قبضہ جمانے کے لیے، تیل کے سارے کنویں، مٹکے چرانے کو جن منشیات کا بہانہ گھڑا تھا لگتا ہے وہ ان سبھی ٹرمپیوں نے خوب استعمال کی ہیں۔ ان کے نشے میں مخمور اب سبھی کو دھمکا رہے ہیں۔ امریکہ، کیوبا، میکسیکو، کولمبیا کے بھی درپے ہے۔ کیوبا سے کہا (طنزاً) کہ مارکو روبیو اب کیوبا کا صدر ہوگا! اور امریکی سیکرٹری دفاع ہیگستھ نے کہا: امریکہ اپنی مرضی/ارادے کا اظہار کہیں بھی کسی بھی وقت (کسی بھی شکل میں) کرسکتا ہے۔ ٹرمپ نے شروع میں کینیڈا کو بھی ضم کرنے کے ارادے کا اظہار کیا تھا۔ پھر رک گیا۔ پھر گرین لینڈ ہتھیانے کی خواہش ظاہر کرکے اسے مؤخر کر دیا۔

اب پھر گرین لینڈ کا دورہ پڑا ہے۔ جس پر ڈنمارک اور خود گرین لینڈ والے بھی شدید پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ گرین لینڈ کی پانچوں پارٹیوں نے کہا ہے کہ وہ امریکی نہیں بننا چاہتے۔ (کل کلاں برفانی گرین لینڈ پر ICE والے آ چڑھیں گے؟) ایک خاتون شدید ناراض ہے کہ ٹرمپ ہمارے خلاف یہ نفسیاتی جنگ بند کرے۔ یہ ہماری معدنیات سے اپنے قرضے اتارنا چاہتا ہے۔ ڈنمارک نے صاف جواب دے دیا ہے کہ ہم اپنا دفاع

کریں گے۔ ایسا اقدام نیٹو کے خاتمے پر منتج ہوگا۔ جو کسر رہ گئی تھی وہ ایران کو دھمکانے کی تھی۔ اب ٹرمپ بار بار ایران میں مداخلت کا عندیہ ظاہر کر رہا ہے کہ: 'میرے پاس بہترین متبادل راختیار موجود ہے۔ امریکی فوج اور انتظامیہ صورت حال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اپوزیشن سے رابطہ ہے'۔ جواباً ایرانی سپیکر پارلیمنٹ نے امریکی فوج اور اس کی بحری قوت کو جائز نشانہ قرار دیتے ہوئے جوابی کارروائی کا حق جتایا۔

ٹرمپ خود بھی نوبل امن انعام کا حق رکھنے کا دعویٰ کرتا رہا۔ ادھر ہم بھی ہر کچھ دن بعد نعرہ ہائے بابائے امن، گلوبل چودھری صاحب کے لیے لگا دیتے تھے۔ اب تو دنیا بھر کے عوام وخواص اس پر دانت ہی 'پیس' (Peace) رہے ہیں! انگریزی میں بھی یہ Peace کی بجائے Piece، دنیا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کا متمنی ہے۔ پھر رئیل اسٹیٹ ایجنٹ ان ٹکڑوں کو بیچ کر 81 سال کی عمر میں نجانے کیا کمائے گا؟

امریکی تھانیداری چین اور روس سے تعلقات میں بھی بگاڑ لا رہی ہے۔ حالیہ یو این سیکورٹی کونسل اجلاس میں چین، روس اور امریکی اتحادیوں نے امریکہ کا ساتھ نہ دیا۔ مگر امریکہ اپنی متکبرانہ نشے میں....

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

کیفیت میں رہا۔ پوری دنیا کی نفرت اور ناراضگی کا نشانہ بنا ٹرمپ! نیویارک ٹائمز کو انٹرویو میں کہہ گزرا کہ: 'مجھے بین الاقوامی قانون درکار نہیں۔ امریکی صدر کی حیثیت سے میرے لیے طاقت کے استعمال میں واحد بندش یا رکاوٹ میری اپنی اخلاقیات اور میرا اپنا دماغ ہے۔' اخلاقیات؟ اپسٹین سکینڈل، غزہ کے ملبوں تلے دبی لاشیں، خاندان، کھنڈرات۔ معصوم بچوں کے سروں میں ماری گولیاں؟ رہا دماغ تو... گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل! چپ ہی بھلی! سبھی کے دماغ خراب کر ڈالے جو بھی قریب گیا۔ اس وقت دنیا کے مرکز میں واقع مشرقِ وسطیٰ میں کچھ ٹرمپ اور کچھ اپنوں کے ہاتھوں جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے۔ یمن پر شدید الجھاؤ (سعودی عرب اور امارات مابین) کیا رنگ لائے گا؟ اللہ خیر کرے!

ہر موجِ ہوا کی سانس رکتی
ہر ذرے کا دل دھڑک رہا ہے

❁❁❁

پریس ریلیز 16 جنوری 2026ء

شجاع الدین شیخ

ایران کے خلاف امریکی اقدامات مسلم ممالک کے لیے متحد ہونے کا سنہرا موقع ہے۔ مسلم ممالک عسکری اتحاد قائم کریں جس کا مقصد باطل قوتوں کا خاتمہ اور اسلام کا غلبہ ہو۔

ایران کے خلاف امریکی اقدامات مسلم ممالک کے لیے متحد ہونے کا سنہرا موقع ہے۔ مسلم ممالک عسکری اتحاد قائم کریں جس کا مقصد باطل قوتوں کا خاتمہ اور اسلام کا غلبہ ہو۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ ابلیسی اتحادِ ثلاثہ یعنی اسرائیل، امریکہ اور بھارت فلسطین اور عالمِ عرب سے آگے بڑھ کر اب عالمِ عجم پر مختلف طریقوں سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں ایران کو خانہ جنگی میں ملوث کرنے اور ایران کرنسی کو بے وقعت کرنے کی سازش کی گئی، جس کا نہ صرف ایرانی قوم مل کر مقابلہ کر رہی ہے بلکہ پاکستان، ترکیہ اور سعودی عرب نے بھی ایران کی بھرپور مدد کی ہے۔ مغربی میڈیا کی دوغلی پالیسی کا یہ حال ہے کہ ایرانی حکومت کے خلاف مظاہرین کی تو بڑے پیمانے پر رپورٹنگ کی جا رہی ہے جبکہ ایرانی حکومت کے حق میں لاکھوں افراد کے مظاہروں کا مکمل بلیک آؤٹ کیا جا رہا ہے۔ اُنہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کی شدید مذمت کی کہ ایرانی حکومت کے خلاف مظاہرین جمے رہیں، امریکہ اُن کی بھرپور مدد کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مختلف ممالک میں رجیم چینج کرنا امریکہ کی پالیسی کا اہم ستون ہے اور ٹرمپ ایران میں بھی وینیز ویلا جیسی واردات کرنا چاہ رہا ہے۔ پھر یہ کہ امریکی ڈالر کے علاوہ دیگر کرنسیوں میں ایرانی تجارت کو دھچکا لگانے کے لیے اُن تمام ممالک پر 25 فیصد ٹیرف کا اعلان کیا گیا ہے جو باہمی کرنسیوں میں ایران کے ساتھ تجارت کرتے ہیں۔ امیر تنظیم نے ترکیہ کے اس اعلان کو انتہائی خوش آئند قرار دیا کہ وہ پاک، سعودی دفاعی معاہدے کا حصہ بننا چاہتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ دیگر مسلم ممالک بھی اِس عسکری معاہدے میں شامل ہوں اور اُس کے دائرہ کار کو بڑھا کر نہ صرف دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے دفاع اور اسلام کے تمام مقدس مقامات کی حفاظت بلکہ دین کے غلبہ اور اسلام کے نظامِ عدلِ اجتماعی کو دنیا بھر میں نافذ کرنے کو اس معاہدے کی بنیاد بنایا جائے۔ اگر تمام مسلم ممالک مل کر ایک سیاسی، معاشی اور عسکری اتحاد قائم کر لیتے ہیں تو دشمن کے تمام مذموم مقاصد بُری طرح ناکام ہو جائیں گے۔ ان شاءاللہ! (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

قرآنِ حکیم کی فکری و عملی رہنمائی (آن لائن کورس)

محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے بذاتِ خود مرتب اور بیان کردہ

قرآن حکیم کے منتخب نصاب پر مشتمل۔ الہدیٰ سیریز کے 44 آڈیو لیکچرز

Learning Management System

موبائل فون پر لیکچر سنیں۔ موبائل فون پر پیپر حل کریں۔ موبائل فون پر رزلٹ حاصل کریں

Sign up at: www.QuranAcademyLahore.com

Whatsapp: 03334470224

36-K Model Town Lahore مرکزی انجمن خدام القرآن

جس کی لاٹھی اُس کی بھینس: وینزویلا کا صدر اور عالمی نظام

خالد نجیب خان
khalednajeebkhan@gmail.com

سالِ گزشتہ میں صدر ٹرمپ کی خواہش تھی کہ امن کا نوبل انعام اُنہیں ملے، مگر نوبل انعام دینے والوں نے اُن کی خواہش کا احترام نہیں کیا اور یہ انعام ایک ایسی شخصیت کو دے دیا گیا جن کے کام سے تو لوگ واقف تھے، مگر نام سے زیادہ آشنائی نہیں رکھتے تھے۔ ان حالات میں ٹرمپ صاحب نے بھی شاید یہ مان لیا کہ وہ واقعی امن کے نوبل انعام کے مستحق نہیں ہیں، اسی لیے اُنہوں نے وینزویلا پر نہ صرف چڑھائی کر دی بلکہ اُس کے صدر کو بھی اُٹھا کر یوں امریکہ لے آئے جیسے وہ وینزویلا کا صدر نہیں بلکہ ایبٹ آباد میں چھپا اُسامہ بن لادن ہو۔ وینزویلا سے متعلق یہ خبر جب میڈیا پر آئی تو عام لوگوں نے گوگل میپ پر وینزویلا کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ زیادہ تر لوگوں کا خیال تھا کہ وینزویلا بھی سوڈان یا تنزانیہ کے آس پاس کوئی افریقی ملک ہوگا۔ گوگل نے جب وینزویلا کی لوکیشن لاطینی امریکہ میں دکھائی تو اُن کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوگیا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ امریکہ لاطینی امریکہ کے ایک ملک پر اس قدر کھلی جارحیت کر سکتا ہے۔

وینزویلا کے صدر اور اُن کی اہلیہ کو گرفتار کرتے وقت اُن پر جو فردِ جرم عائد کی گئی ہے، اُس کے مطابق صدر نکولس مادورو اور اُن کی اہلیہ منشیات فروشی، دہشت گردی اور ناجائز اسلحہ رکھنے جیسے جرائم میں ملوث ہیں۔ لاہور کے ایک کن ٹٹے کاچھی بلیڈ کا کہنا ہے کہ صدر نکولس مادورو اور اُس میں کوئی خاص فرق نہیں، کیونکہ اُس کے علاقے کا تھانے دار بھی اُسے انہی الزامات کے تحت پکڑ کر تھانے میں بند کرتا رہتا ہے اور پھر چند دن بعد وہ ضمانت پر رہا ہو کر باہر آ جاتا ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ اُس کی زیادہ تر گرفتاریاں تھانے میں محض گنتی پوری کرنے کے لیے ہوتی ہیں اور اُس سے کبھی کوئی مال برآمد نہیں ہوا۔ اُس کے بقول، ٹرمپ نے بھی مادورو کو اپنے تھانے یا کھاتے کی گنتی پوری کرنے کے لیے ہی گرفتار کیا ہے۔ اس خیال کی مزید وضاحت کاچھی بلیڈ خود ہی کر سکتا ہے۔ وہ بھی اُس وقت، جب وہ لاہور کی کسی گلی میں دستیاب ہو۔ تاہم ہمارے خیال میں ٹرمپ صاحب یا کسی بھی امریکی صدر کو اپنے تھانے یا کھاتے کی گنتی پوری کرنے کی حاجت نہیں ہوتی۔ اُن کے ابرو کے ایک اشارے پر کئی حکمران اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک امریکی افسر رابرٹ ایف ہوران جونیئر نے 1990ء کی دہائی میں کہا تھا کہ ”پاکستانی تو ڈالرز کے لیے اپنی ماں کو بھی بیچ سکتے ہیں۔“ یاد رہے کہ یہ ریمارکس اُس وقت دیئے گئے تھے جب پاکستان نے چند ڈالرز کے عوض میر ایمل کانسی کو امریکہ کے حوالے کر دیا تھا۔ اس بیان پر اس وقت خاصی بحث ہوئی تھی۔ اس واقعے کو چوتھائی صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، مگر حالات میں بہتری صرف امریکی تناظر میں آئی ہے۔ اب ہمارے علاوہ بھی کئی ممالک میں امریکہ کے حوالے سے ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں کہ وہ چند ڈالرز کے عوض کسی کو بھی فروخت کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ اس سے قبل جب اسرائیل نے امریکی آشیرباد سے ایران پر حملہ کیا تو وہاں موجود اُن کے ایجنٹوں نے ہی ایرانی افواج کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ امریکہ وہی کرتا ہے جو اسرائیل چاہتا ہے اور اسرائیل بھی وہی کرتا ہے جو امریکہ کی خواہش ہوتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دنیا اِس امریکی فعل کو بھی چند دنوں بعد اُسی طرح بھول جائے گی، جس طرح وہ ماضی میں امریکہ کے دیگر افعال کو بھولتی رہی ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ دنیا واقعی بھول جائے گی، کیونکہ ماضی میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ دنیا نے امریکہ کو کسی ایسے عمل پر حقیقی معنوں میں جوابدہ ٹھہرایا ہو۔ حد تو یہ ہے کہ امریکی سینٹ جہاں ٹرمپ کی سیاسی جماعت ری پبلکنز کو سادہ اکثریت حاصل ہے، نے ٹرمپ کو وینزویلا کے خلاف مزید کارروائی کرنے کا اختیار دے دیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ نام نہاد ترقی یافتہ دور کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال موجود نہیں کہ حالتِ امن میں کوئی ملک کسی دوسرے ملک کے سربراہ کو یوں اُٹھا کر لے گیا ہو۔ اس سے قبل جتنی بھی مثالیں ملتی ہیں، وہ سب حالتِ جنگ سے متعلق ہیں۔ 2004ء میں کیوبا کے پڑوس میں واقع ملک ہیٹی کے منتخب صدر جین برٹراند آرسٹائڈ ہنگاموں اور فوجی دباؤ کے بعد اقتدار چھوڑنے پر مجبور ہوئے تو ایک امریکی فوجی طیارہ اُنہیں لے کر روانہ ہوگیا۔ آرسٹائڈ اور امریکہ دونوں نے اپنے اپنے موقف پر زور دیا کہ یہ اقدام مجبوری یا تحفظ کے لیے تھا، مگر زیادہ تر مبصرین نے اسے کھلی مداخلت ہی قرار دیا تھا۔ اس سے قبل 2003ء میں عراق کے سابق صدر صدام حسین کو امریکی قیادت میں اتحادی افواج نے گرفتار کیا۔ یہ ایک کثیر القومی جنگی آپریشن تھا، نہ کہ کسی پُرامن ملک کے سربراہ کی اچانک گرفتاری اور فوری امریکہ منتقلی۔ یہ ایک بالکل مختلف قانونی اور جنگی پس منظر رکھتا تھا۔ اسی طرح 1989ء میں امریکی فوج نے پاناما کے آمر مینول نوریگا کو گرفتار کیا اور بعد ازاں اُسے امریکہ لا کر مقدمہ چلایا گیا۔ یہ گرفتاری بھی ایک بڑی فوجی مداخلت کے تناظر میں ہوئی، جسے امریکہ نے منشیات کے خلاف کارروائی کا نام دیا۔ اس واقعے کو عموماً لاطینی امریکہ میں امریکہ کی سب سے بڑی فوجی کارروائی قرار دیا جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حالتِ امن میں کسی دوسرے ملک کے معاملات میں مداخلت کرنا بین الاقوامی جرم ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے نام پر قائم عالمی ادارہ اقوامِ متحدہ، امریکہ کے علاوہ اکثر اوقات محض کتابوں میں ہی موجود نظر آتا ہے۔ اس ادارے نے ہر اُس جنگ کو رکوانے کی کوشش کی جس میں طاقتور ممالک کو نقصان کا اندیشہ ہو، اور ہر اُس جنگ سے صرفِ نظر کیا یا محض خانہ پُری کی جس میں طاقتور ممالک کو فائدہ ہو۔

گزشتہ ڈھائی برس میں اسرائیل نے غزہ کا جو حال کیا ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اقوامِ متحدہ کی جانب سے متعدد قراردادیں پیش ہوئیں جنہیں امریکہ نے ویٹو کر دیا، جس سے اس عالمی ادارے کی بے وقعتی کھل کر سامنے آ گئی۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق ہر ملک کی سرزمین، حکومت اور ریاستی اختیارات خود مختار ہوتے ہیں۔ کسی دوسرے ملک کی سرزمین پر فوجی کارروائی یا کسی سربراہ کو زبردستی

گرفتار کرنا اُس ملک کی مرضی کے بغیر قانونی طور پر ممنوع ہے۔ اس اصول کی بنیاد اقوامِ متحدہ کے چارٹر میں ہے، جس میں غیر مجاز فوجی کارروائی یا طاقت کے استعمال کی صریح ممانعت کی گئی ہے۔

بین الاقوامی روایتی قانون کے تحت ایک ملک کا سربراہ بیرونی عدالتوں کی فوری گرفتاری اور مقدمہ بازی سے محفوظ رہتا ہے، خصوصاً اس صورت میں جب وہ اپنے ملک میں برسرِ اقتدار ہو۔ یہ اصول اس کی ریاستی نمائندگی اور سفارتی خودمختاری کے باعث تسلیم کیا جاتا ہے۔ امریکہ کا دعویٰ ہے کہ صدر مادورو منشیات فروشی اور دہشت گردی جیسے جرائم میں ملوث ہیں، اور انہی الزامات کی بنیاد پر انہیں امریکہ منتقل کیا گیا ہے۔ اگرچہ امریکی قانون کسی گرفتار شدہ شخص کے مقدمے کو اس کی گرفتاری کے طریقۂ کار سے قطع نظر جائز قرار دے سکتا ہے، مگر یہ دلیل بین الاقوامی قانون میں عام طور پر تسلیم نہیں کی جاتی، خاص طور پر جب ریاستی سرحد کی خلاف ورزی کر کے طاقت کے ذریعے کسی سربراہ کو گرفتار کیا جائے۔ اقوامِ متحدہ میں کئی ممالک نے اس کارروائی کو غیر قانونی قرار دیا ہے اور اسے اقوامِ متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کہا ہے۔ بعض ممالک نے اسے بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی اور ایک خطرناک مثال قرار دیا، جبکہ چند اتحادی ممالک نے بھی تحفظات کا اظہار کیا۔

یہ صورتِ حال بالکل اسی کہاوت کی عملی تصویر ہے کہ ''جس کی لاٹھی، اُس کی بھینس''۔ امریکہ اپنے داخلی قوانین کے تحت تو اس اقدام کو قانونی ثابت کرنے کی کوشش کر سکتا ہے، لیکن بین الاقوامی قانون میں اس کی حیثیت متنازع ہی رہے گی۔ یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا امریکہ کو بین الاقوامی قوانین کا علم نہیں، یا یہ تمام افعال نادانستہ یا حادثاتی طور پر سرزد ہو گئے ہیں؟ عالمی سیاست پر نظر رکھنے والا کوئی بھی سنجیدہ فرد اس سوال کا جواب نفی میں دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کا کسی دوسرے ملک میں اس نوعیت کی کارروائی کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ عالمی امن اور بین الاقوامی قانون کو ذرہ برابر اہمیت نہیں دیتا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ امریکہ وینزویلا سے تیل، دیگر اہم معدنیات اور قیمتی پتھر حاصل کرنا چاہتا ہے، خصوصاً وہ معدنی تیل جو معیار میں ایرانی تیل سے بھی بہتر سمجھا جاتا ہے اور اب ایران سے تیل کی رسائی بھی محدود ہو چکی ہے۔ اگر امریکہ کو یہ وسائل حاصل ہو گئے تو اس کی طاقت میں ایسا اضافہ ہو جائے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت اُسے چیلنج کرنے کے قابل نہیں رہے گی۔ امریکہ یہ بھی جانتا ہے کہ اُس نے ایک بہت بڑا اور غلط قدم اُٹھایا ہے، مگر اُسے یہ یقین بھی ہے کہ دنیا اُس پر طعن و تشنیع کے سوا کچھ نہیں کرے گی۔ اس وقت غزہ میں امریکہ کے حمایتی اسرائیل کو شدید مزاحمت کا سامنا ہے اور یورپ میں یوکرین بھی سخت حالات سے دوچار ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں امریکہ کی من پسند حکومتیں قائم ہو چکی ہیں جو اُس کے مفادات کے لیے کام کر رہی ہیں اور اللہ کی ڈھیل کو اپنی فتح سمجھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حکمرانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ ❀❀❀

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(08 تا 12 جنوری 2025ء)

جمعرات 08 جنوری: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی آن لائن صدارت کی۔ بعد نمازِ مغرب، امیر حلقہ کراچی جنوبی محترم عابد خان کے والد مرحوم کے جنازہ میں شرکت کی۔

جمعۃ المبارک 09 جنوری: صبح ایک معروف اسکول میں والدین اور اساتذہ سے ''ہم اور ہمارا گھر'' کے موضوع پر خطاب کیا اور اُن کے سوالات کے جوابات دیئے۔ قرآن اکیڈمی، ڈیفنس، کراچی میں جاری رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ کے ساتھ انجمن خدام القرآن سندھ، تنظیم اسلامی اور طلبہ سے متعلق امور پر تفصیلی سوالات و جوابات کی نشست ہوئی (کورنگی کراچی اور لطیف آباد، حیدر آباد کے طلبہ بھی آن لائن شریک تھے)۔ خطابِ جمعہ (اردو تقریر) مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، ڈیفنس، کراچی میں ارشاد فرمایا۔ شام کو شمالی زون، پاکستان کے تنظیمی و دعوتی دورہ کے لئے اسلام آباد روانگی ہوئی۔ رات امیر حلقہ پنجاب شمالی محترم اشتیاق احمد کے گھر قیام کیا۔

ہفتہ 10 جنوری: بعد نمازِ فجر قریبی مسجد میں امام صاحب کی درخواست پر مختصر تذکیری گفتگو کی۔ دن کو مسجد الحرمین، گلزار قائد میں حلقہ پنجاب شمالی کے کل رفقاء اجتماع میں حلقہ، ذمہ داران اور رفقاء کے تعارف، تفصیلی سوال و جواب کی نشست اور بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ دوپہر کو حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ تعارف اور سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ بعد نمازِ عشاء حلقہ اسلام آباد کے تحت ایک بینکوئٹ ہال میں ''قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ رات امیر حلقہ اسلام آباد، محترم راجہ اصغر کے ہاں قیام کیا۔

اتوار 11 جنوری: بعد نمازِ فجر قریبی مسجد میں مختصر تذکیری گفتگو کی۔ دن کو مسجد الحرمین، گلزار قائد میں حلقہ اسلام آباد کے کل رفقاء اجتماع میں حلقہ، ذمہ داران اور رفقاء کے تعارف، تفصیلی سوال و جواب کی نشست اور بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ دوپہر کو حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ تعارف اور سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ بعد نمازِ عشاء حلقہ اسلام آباد کے علاقہ غوری ٹاؤن میں رفیقِ تنظیم، مفتی عبدالرحمان ستی کی کاوش سے ''اقامتِ دین کی جدوجہد میں علماء کرام کا کردار'' کے موضوع پر علماء کرام کی ایک مجلس کی صدارت کی اور اختتامی گفتگو میں تنظیمی موقف کو پیش کیا۔ رات نائب ناظمِ اعلیٰ، ڈاکٹر امتیاز صاحب کے گھر قیام کیا۔

پیر 12 جنوری: دن کو حلقہ اسلام آباد کے ایک رفیقِ تنظیم کی محنت سے سرکاری ادارہ NAVTCC میں جاری تربیتی کورسز میں طلبہ سے ''دینی اقدار اور تقاضے'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں مسجد رحمۃ للعالمین میں ڈاکٹر عبید الرحمان صاحب سے ملاقات ہوئی۔ قرآنی عربی سکھانے کے حوالہ سے ان کی تحقیق ''معلم القرآن اور باہمی تعاون'' کے حوالہ سے گفتگو ہوئی۔ دوپہر میں انجمن خدام القرآن، اسلام آباد کی شوریٰ تقرر صدر رانجمن کے حوالہ سے ملاقات ہوئی، نیز انجمن اور تنظیم کے باہمی رابطہ پر گفتگو اور انجمن کے کاموں کی بہتری کے حوالہ سے چند مشورے دیئے۔ رات کو کراچی روانگی ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیئے۔ متفقہ ترجمہ ونصاب قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی کچھ ریکارڈنگز کرائیں۔ بعض رفقاء واحباب سے تعزیت اور عیادت کے حوالہ سے رابطہ رہا۔ گھریلو اسرہ کا اہتمام جاری ہے۔ الحمدللہ!

ایک طویل سفر کا اختتام

عبدالرؤف

بنی نوعِ انسان کا آغاز حضرت آدمؑ اور اماں حواؑ سے ہوا۔ یہ دنیا کا پہلا جوڑا تھا۔ اسی سے بہت بڑی تعداد میں انسان دنیا میں آتے رہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری وساری رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اور خالق ہونے کے ناطے اپنے بندوں سے محبت بھی کرتا ہے۔ اسی تعلق کو حدیث میں ((اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ)) ''تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔'' کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو انسانوں کا حقیقی خالق ہے لیکن اُن کا اس دنیا میں آنے کا سبب والدین کو بنایا گیا ہے۔ حضرت آدمؑ اور حواؑ جس طرح میاں بیوی کی شکل میں جوڑا بنے، اسی طرح انہیں بنی نوعِ انسان کے والدین کا مقام بھی حاصل ہو گیا۔ گھر کے ادارے کی تین جہات (Three Dimension) میں سب سے پہلی جہت (Dimension) میاں بیوی کا رشتہ ہے۔ اس رشتے کی اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اہمیت ہے، اسی بنا پر اس کے لیے قرآنِ حکیم میں ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ﴾ کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ چونکہ یہ انسانی تمدن کا بنیادی اور اہم ترین رشتہ ہے، اس لیے اس پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ سورۃ الروم میں تو اس رشتے کو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا گیا اور فرمایا:

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱﴾ (سورۃ الروم) ''اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم اُن کے پاس سکون حاصل کر سکو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں۔''

قرآنِ حکیم کی لازوال آیات پر غور کرنے کے مواقع تو اکثر ملتے رہتے تھے، لیکن ایک ماہ قبل جب میری اہلیہ کا انتقال ہوا تو ان آیات کی حقیقت صحیح معنوں میں آشکار ہوئی کہ میاں بیوی کا تعلق کتنا عظیم اور پاکیزہ ہوتا ہے، کیونکہ ہماری 37 سال سے زائد کی رفاقت میں ایک لباس کی جتنی بھی خصوصیات ہو سکتی ہیں، ان کا نہ صرف مشاہدہ بلکہ تجربہ بھی ہوا۔ سکون کے حصول کے ساتھ ساتھ محبت اور رحمت کا جو تجربہ ہوا، وہ واقعی غیر معمولی ہے۔ خصوصاً ایک طویل عرصے تک مختلف جسمانی امراض میں مبتلا رہنے کے باوجود حرفِ شکایت زبان پر نہ لانا اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزار بندی بن کر عبادات، خصوصاً نماز کا ہر حال میں نہ صرف خود اہتمام کرنا بلکہ بچوں کی نماز کے بارے میں فکرمند رہنا۔

صرف یہیں تک محدود نہیں بلکہ مجھے اپنی تنظیمی ذمہ داریوں کے سلسلے میں ہر سال کم وبیش چھ ماہ تک گھر سے باہر رہنا پڑتا تھا، اور اس دوران بعض اوقات اُن کی طبیعت کافی ناساز بھی رہتی تھی جس کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہونے کی نوبت بھی آ جاتی تھی، لیکن اس کے باوجود کبھی شکایتی انداز اختیار نہیں کیا۔ یہی کہتی تھیں کہ آپ کو دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے روک کر گناہ گار نہیں ہونا چاہتی۔ علالت کے باوجود گھر کے تمام امور کی احسن انداز سے نگرانی کرنے کے ساتھ ساتھ نہ صرف میری بلکہ تمام بچوں، پوتوں، پوتیوں اور نواسوں، نواسیوں کی ضروریات کا خیال رکھنا، قریبی اعزہ اور ہمسائیوں کی خوشی غمی میں شریک ہونا اور ان سے رابطے میں رہنا، یہ چند ایسی خصوصیات تھیں جو میرے لیے باعث اطمینان تھیں۔

انسان ہونے کے ناطے کچھ کمزوریاں بھی تھیں جن کے متعلق اللہ سے امید ہے کہ وہ معاف فرما دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ کسی مسلمان کے جسم کے کسی حصے میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو وہ بھی اس شخص کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ انہوں نے جس طرح کم وبیش 25 سال تک مختلف النوع عوارض کو خندہ پیشانی سے جھیلا ہے، اس حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت کی منازل آسان فرما کر جنت کے اعلیٰ درجات میں ٹھکانہ عطا فرمائیں گے۔

آخر میں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان پر اپنی تحریر کا اختتام کرنا چاہتا ہوں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا متاع ہے (کچھ وقت کے لیے فائدہ اُٹھانے کی چیز) ہے، اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت (بیوی) ہے۔

میری اہلیہ حقیقی معنوں میں اس فرمانِ رسول ﷺ کا مصداق تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ساتھ 37 سال کا طویل سفر خوش اسلوبی سے طے ہو گیا۔ یہ تو سفر کا ایک مرحلہ تھا، لیکن اس سے اگلا مرحلہ ان کا تو شروع ہو چکا ہے، لیکن ہم ابھی منتظر ہیں۔ بقولِ اقبال:

موت اک زندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے بڑھیں گے دم لے کر

لہٰذا یہ ایک ایسا سفر ہے جس میں ابھی مختصر سا وقفہ آیا ہے، لیکن ختم نہیں ہوا۔ اسی سفر کو طے کرتے ہوئے ہم سب نے بھی ایک دن اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اُن بندوں میں شامل فرما دے جن کے لیے فرمایا گیا کہ:

﴿يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝۲۷ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝۲۸ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝۲۹ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝۳۰﴾ (الفجر) ''اے نفسِ مطمئنہ! اب لوٹ جاؤ اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تم اُس سے راضی وہ تم سے راضی۔ تو داخل ہو جاؤ میرے (نیک) بندوں میں۔ اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں!''

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

☆ حلقہ کراچی وسطی کی مقامی تنظیم ملیر کے نقیب محترم وقاص مجید کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0345-3088756

☆ حلقہ بہاولنگر کے ذیلی حلقہ کے ناظم محترم محمد امین نوشاہی کے چچا جان وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0336-7103377

☆ حلقہ کراچی وسطی، پی آئی اے سوسائٹی کے رفیق محترم عشرت رشید احمد کی اہلیہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0344-2001680

☆ حلقہ کراچی وسطی، گلشن اقبال کے نقیب محترم ساجد محمود کی بھانجی وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0301-8260690

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ﷾ کا حلقہ کراچی جنوبی کا تنظیمی دورہ

امیر محترم نے اتوار، 28 دسمبر 2025ء کو حلقہ کراچی جنوبی کا تنظیمی دورہ فرمایا۔ اُن کا یہ تنظیمی دورہ رفقاء کے لیے نہ صرف تقویت کا ذریعہ ثابت ہوا بلکہ سوال و جواب کی بھرپور نشست کے ذریعے رفقاء کے کئی فکری اور عملی اشکالات بھی رفع ہوئے۔

قرآن اکیڈمی ڈیفنس کے لیکچر ہال میں صبح 8:30 سے صبح 10:30 بجے تک حلقہ کراچی جنوبی کے تمام ذمہ داران کے ساتھ امیر محترم نے خصوصی نشست کی صدارت فرمائی۔ اس موقع پر نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان (زون 2) محترم عارف جمال فیاضی بھی امیر محترم کے ہمراہ تھے۔ مجلس کا آغاز تنظیم کورنگی شرقی کے رفیق محترم حافظ ریان بن نعمان کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔

ابتدائی کلمات میں محترم عارف جمال فیاضی نے وضاحت فرمائی کہ امیر محترم پاکستان بھر کے تمام حلقوں کا سال میں دو مرتبہ دورہ کرتے ہیں: ایک دعوتی دورہ، دوسرا تنظیمی دورہ موجودہ دورہ تنظیمی نوعیت کا ہے، جس کا بنیادی مقصد رفقاء سے براہِ راست ملاقات، باہمی تعارف، حالات کا جائزہ اور تنظیمی ربط کو مضبوط بنانا ہے۔ ابتدائی کلمات کے بعد ناظم تربیت حلقہ کراچی جنوبی نے حلقہ کا تعارف پیش کیا، جس میں حلقہ میں شامل تمام علاقے، مجموعی رفقاء کی تعداد، امیر حلقہ کے معاونین و مشیران اور حلقہ کے تحت کام کرنے والی مقامی تنظیموں کے امراء کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں مقامی امراء نے اپنے اپنے نظم کے حوالے سے شامل علاقوں، رفقاء کی تعداد، نقباء اور معاونین اور سالِ رواں میں شامل ہونے والے نئے رفقاء کی تعداد سے آگاہ کیا۔ تعارف کے بعد رفقاء نے امیرِ محترم سے مختلف موضوعات پر سوالات کیے۔

بعد ازاں امیر محترم نے تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے۔ اسی دوران امیر محترم نے رفقاء کو چند اہم نصیحتیں بھی فرمائیں، جن میں ایمانِ حقیقی میں مسلسل اضافہ کی کوشش کرنا، ہر عمل میں اخلاصِ نیت کا جائزہ لینا اور اپنی تمام تر جدوجہد میں اُخروی نجات اور رضائے الٰہی کو اصل نصب العین بنانا خصوصی طور پر شامل تھا۔ اس نشست میں تقریباً 90 ذمہ داران شریک ہوئے اور یہ بامقصد ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی۔

10:30 سے 10:45 بجے تک چائے و باہمی ملاقات وقفہ ہوا، جس سے باہمی ملاقات اور ربط کا مزید موقع ملا۔ وقفے کے بعد امیر محترم نے مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں حلقہ کراچی جنوبی کے تمام رفقاء کے ساتھ عمومی نشست کی صدارت فرمائی۔ تلاوتِ قرآن مجید کے بعد جناب عارف جمال فیاضی نے اس ملاقات کا مقصد واضح کیا۔ اس کے بعد ناظمِ تربیت حلقہ کراچی جنوبی محترم ڈاکٹر محمد الیاس نے حلقہ کراچی جنوبی کا مجموعی تعارف پیش کیا۔ تعارف کے بعد رفقاء نے سوالات کیے، جن کے امیر محترم نے تسلی بخش جوابات دیے۔

آخر میں امیر محترم نے رفقاء کو نہایت اہم اور عملی نصیحتیں فرمائیں جو دعوت، تربیت اور تزکیۂ نفس کے پہلوؤں کا احاطہ کرتی تھیں۔ آپ نے واضح انداز میں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ ہماری دعوت کا اصل مرکز و محور قرآنِ مجید ہے، اور یہی وہ سرچشمۂ ہدایت ہے جس سے فرد، خاندان، معاشرہ اور ریاست سب کی اصلاح ممکن ہے۔

امیر محترم نے فرمایا کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے، جو قرآن مجید سے تعلق مضبوط کرنے، خود اپنی اصلاح کرنے اور دوسروں تک پیغامِ ہدایت پہنچانے کا عظیم موقع ہے۔ اس لیے ہر رفیق کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دورۂ ترجمۂ قرآن میں اپنی شرکت کو ہر حال میں یقینی بنائے۔ آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ خواہ کسی اور کی شرکت ہو یا نہ ہو، اپنی حاضری کو لازم، ضروری اور غیر مشروط سمجھا جائے، کیونکہ اصل مقصد اپنی اصلاح اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔

امیر محترم نے دعوتی ترتیب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دعوت کا آغاز سب سے پہلے اپنی ذات سے ہونا چاہیے۔ جب انسان خود قرآن کے پیغام سے جڑتا ہے تو اس کا اثر اس کے قول و فعل دونوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے بعد اپنے گھر والوں کو قرآنِ مجید کے ساتھ جوڑنے کی سنجیدہ اور مسلسل کوشش کی جائے، کیونکہ گھر وہ پہلی درس گاہ ہے جہاں سے دعوت کا دائرہ پھیلتا ہے۔ اسی طرح رشتہ داروں کو بھی دورۂ ترجمۂ قرآن میں شرکت کی دعوت دی جائے، تاکہ قریبی حلقے سے دعوتی عمل کو مضبوط بنیاد میسر آ سکے۔ امیر محترم نے اس حقیقت کی جانب بھی خصوصی توجہ دلائی کہ آج کا انسان فکری انتشار، بے سمتی اور اضطراب کا شکار ہے اور بہت سے لوگ شعوری یا لاشعوری طور پر ہدایت کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ ایسے میں یہ ہماری دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ہم اس پیغامِ ہدایت کو لوگوں تک پہنچائیں اور اس دینی فرض میں کوتاہی نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اس مقصد کے لیے اس سال تشہیری سرگرمیوں پر نسبتاً کم انحصار کیا جائے، جبکہ انفرادی، ذاتی اور بالمشافہ دعوتی کام کو زیادہ مؤثر انداز میں آگے بڑھایا جائے، کیونکہ دل سے دل تک پہنچنے والی دعوت ہی دیرپا اثر رکھتی ہے۔

امیر محترم نے اس امر پر زور دیا کہ دعوتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تعلق مع اللہ کو مضبوط بنانا بنیادی شرط ہے۔ اگر بندہ اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم رکھے، عبادات میں باقاعدگی اختیار کرے، اخلاص کو مقدم رکھے اور اپنی نیتوں کی مسلسل اصلاح کرتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کی کوششوں میں برکت عطا فرماتا ہے اور اُس کی دعوت کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ آخر میں بیعتِ مسنونہ کا اہتمام کیا گیا، جس میں پہلے مبتدی رفقاء اور بعد ازاں ملتزم رفقاء نے امیر محترم کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ امیر محترم کی دعا پر یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی کاوشوں کو درجۂ قبولیت عطا فرمائے، اور ہمیں آخری سانس تک اخلاص کے ساتھ دینِ حق کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین!

(رپورٹ: محمد سہیل، معتمد، حلقہ کراچی جنوبی)

امیر حلقہ مالاکنڈ کا سہ روزہ دعوتی وتربیتی دورہ

امیر حلقہ مالاکنڈ محترم ممتاز بخت، راقم الحروف کے ہمراہ دیر کے مختلف تنظیموں کے سہ روزہ دورہ کے لیے 24 دسمبر 2025ء صبح روانہ ہوئے۔ اس سہ روزہ دورے کا بنیادی مقصد غیر فعال رفقاء سے ملاقاتیں، مختلف مساجد میں بیانات، رفقائے تنظیم سے نشستیں اور فہمِ دین کورس کا انعقاد تھا۔

الحمدللہ، ان تین دنوں کے دوران جہاں بھی نماز کا وقت آتا، نماز کے فوراً بعد ”عظمتِ قرآن اور قرآنِ مجید کے حقوق“ کے موضوع پر مختصر مگر مؤثر بیانات کا اہتمام کیا گیا۔ عوام الناس نے دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ ان بیانات کو سنا۔ اس سے اندازہ ہوا کہ لوگوں میں دینی بات سننے کی شدید خواہش موجود ہے، البتہ کمی صرف پیغام پہنچانے کی ہے۔ ویسے بھی اس علاقے کے لوگ فطری طور پر دین سے گہری رغبت رکھتے ہیں۔ امیر حلقہ نے ایک قریبی عزیزہ کے انتقال پر تعزیتی اجتماع میں بھی ”دین کے جامع تصور، آخرت اور رب سے تعلق“ کے حوالے سے مؤثر گفتگو کی۔

دِیر تنظیم کے رفقاء کے ساتھ نہایت مفید اور خوشگوار نشست رہی۔ بی بیوڑ اور داروڑہ تنظیم نے نہایت عمدہ انتظام کے ساتھ فہمِ دین کورس منعقد کیا۔ واڑی تنظیم نے بھی اس سلسلے میں بھرپور اہتمام کیا۔ الحمدللہ، ان کورسز میں رفقاء اور احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

فہمِ دین کورس کے دوران راقم الحروف کو ”دین کے جامع تصور اور دینی فرائض کے جامع تصور“ کے موضوع پر گفتگو کی سعادت حاصل ہوئی۔ امیر حلقہ نے طریقۂ کار کو نہایت وضاحت، حکمت اور علمی انداز میں بیان فرمایا۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست نے پروگرام کو مزید مؤثر اور فائدہ مند بنا دیا۔

یہ بابرکت سہ روزہ دعوتی وتربیتی سفر ہفتہ کے روز نمازِ عشاء کے ساتھ تیمر گرہ مرکز میں اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور دعوتِ دین کے کام کو مزید وسعت اور برکت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

(رپورٹ: شاہ وارث، معتمد حلقہ ملاکنڈ)

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- غزہ میں انسانی بحران انتہائی سنگین صورت اختیار کر چکا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر ٹیڈروس اُدھانوم گیبریئسس نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے 18500 سے زائد مریض اب بھی فوری طبی انخلاء کے شدید محتاج ہیں۔ ان میں تقریباً چار ہزار معصوم بچے بھی شامل ہیں جو قابض اسرائیل کی مسلط کردہ جنگ اور محاصرے کے باعث زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔
- اقوامِ متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور (OCHA) نے ایک رپورٹ تیار کی ہے جس کے مطابق، سال 2025ء کے دوران مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف یہودی آبادکاروں کی جانب سے 1800 سے زائد حملے کیے گئے۔ یہ حملے فلسطینی شہریوں، گھروں اور املاک کو نشانہ بنانے، زرعی زمینوں اور فصلوں کو نقصان پہنچانے، عبادت گاہوں اور بنیادی ڈھانچے پر تشدد جیسے سنگین اقدامات پر مشتمل تھے، جس کے نتیجے میں انسانی صورتحال مزید ابتر ہوگئی ہے۔
- الجزیرہ چینل کی جانب سے سیٹلائٹ تصاویر کے تجزیے میں انکشاف ہوا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج شمالی غزہ میں واقع بیت حانون شہر میں تباہ شدہ گھروں کے ملبے کو بڑے پیمانے پر ہٹانے کی کارروائیاں انجام دے رہی ہے۔ اس سلسلے میں النقب اور مغربی کنارے کے جنوب اور شمال میں مختلف علاقوں میں مسماری کی متعدد کارروائیاں کی گئیں۔
- قابض اسرائیلی فوج کی غزہ کی پٹی میں سیز فائر معاہدے کی کھلی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہوئے کم وبیش 100 دن ہوگئے ہیں۔ قابض فوج کی جانب سے فضائی اور توپ خانے کی بمباری اور اندھا دھند فائرنگ بالخصوص غزہ کے مشرقی علاقوں میں مسلسل جاری ہے۔ رواں موسم سرما کے آغاز سے اب تک سردی کے باعث اموات کی تعداد 4 تک پہنچ چکی ہے اور گرمائش کے ذرائع ناپید ہیں، محفوظ پناہ گاہیں موجود نہیں اور کمبلوں اور گرم لباس کی شدید قلت ہے جبکہ قابض اسرائیل کی جانب سے انسانی امداد کے داخلے پر مسلسل پابندیاں برقرار ہیں۔ 10 اکتوبر 2025ء کو سیز فائر کے نفاذ کے بعد سے اب تک 450 فلسطینی شہری شہید ہو چکے ہیں جن میں 159 بچے اور 61 خواتین شامل ہیں جبکہ 1236 افراد مختلف نوعیت کے زخموں کا شکار ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ملبے تلے دبے 688 شہداء کی لاشیں بھی نکالی جاچکی ہیں۔
- اسلامی تحریک مزاحمت ''حماس'' نے کہا ہے کہ اُس نے تمام متعلقہ فریقوں اور سرکاری اداروں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ ایک آزاد فلسطینی ٹیکنوکریٹ اتھارٹی کے حوالے سے تمام شعبوں کی حوالگی کے لیے مکمل طور پر تیار رہیں۔
- فلسطینی وزارت اوقاف و مذہبی امور نے انکشاف کیا ہے کہ 2025ء کے دوران قابض اسرائیل کی سرپرستی میں صیہونی آبادکاروں نے مسجد اقصیٰ پر 280 مرتبہ دھاوے بولے جبکہ حرم ابراہیمی میں 769 مرتبہ اذان دینے سے روکا گیا۔
- قابض اسرائیل کے حکمران اتحاد نے کنیسٹ میں ایسا بل پیش کردیا ہے جس کے تحت نیتن یاہو کو تعزیرات کے قانون سے فراڈ اور اختیارات کے غلط استعمال کو جرم کے دائرے سے نکالنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس بل کو اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **برطانیہ: گوانتا ناموبے میں قید ابوزبیدہ کو بھاری زرتلافی کی ادائیگی:** برطانوی حکومت نے گوانتا ناموبے میں 20 سال قید ابوزبیدہ کو بھاری زرتلافی ادا کیا ہے۔ انہیں کوئی جرم ثابت ہوئے بغیر 20 سال تک گوانتا ناموبے جیل میں رکھا گیا۔ ابوزبیدہ پر القاعدہ کا سینئر رہنما اور اسامہ بن لادن کا قریبی ساتھی ہونے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ امریکی حکومت ابوزبیدہ کے القاعدہ کے سینئر رہنما ہونے کے دعوے سے دستبردار ہوچکی ہے۔
- **ایران: ٹرمپ کے ساتھ وہی ہوگا جو فرعون کے ساتھ ہوا: خامنہ ای:** تہران میں جاری احتجاج، انٹرنیٹ بندش اور ممکنہ امریکی مداخلت کے سائے میں ایران نے سخت مؤقف اختیار کرلیا ہے۔ بدلتی صورت حال کے پیش نظر ایرانی پارلیمنٹ کا ہنگامی اور غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا، جس میں ملکی سلامتی اور کسی بھی بیرونی حملے کی صورت میں جوابی حکمتِ عملی پر تفصیلی غور کیا گیا۔ ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر نے واضح اور جارحانہ انداز میں خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر امریکا نے ایران کے خلاف کوئی عسکری قدم اُٹھایا تو خاموشی اختیار نہیں کی جائے گی۔ سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے کہا ہے کہ امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو فرعون، نمرود اور ایران کے سابق حکمران رضا شاہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اُسے یہ سمجھنا چاہیے کہ اقتدار کے عروج پر طاقتور ترین حکمرانوں کے ساتھ کیا انجام ہوا۔ غرور میں ڈوبا یہ شخص پوری دنیا کے فیصلے کر رہا ہے۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکا اور اسرائیل، ایران میں فسادات کے ذمہ دار ہیں۔ وہ لوگوں کو ہدایات دے رہے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں جاؤ تخریب کاری کرو، یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایران پر حملہ کیا۔
- **شام: ابراہیمی معاہدے میں شامل ہونے کا امکان نہیں:** وزیر اطلاعات حمزہ المصطفیٰ نے ایک انٹرویو میں کہا کہ جب تک اسرائیل شام کے مختلف علاقوں بشمول گولان کی پہاڑیوں پر قابض ہے، ہمارا ابراہیمی معاہدے میں شمولیت کا کوئی امکان نہیں ہے۔
- **شام: داعش کے ٹھکانوں پر بڑے پیمانے پر امریکی فضائی حملے:** امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) کے جاری کردہ پیغام میں کہا گیا ہے کہ اتحادی افواج کے ہمراہ شام میں داعش کے متعدد ٹھکانوں پر بڑے پیمانے پر حملے کیے گئے ہیں۔ تازہ حملے آپریشن ہاک آئی اسٹرائیک کا حصہ قرار دیئے گئے ہیں جس کا آغاز 19 دسمبر 2025ء کو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ہدایت پر کیا گیا تھا۔
- **ترکیہ: پاک سعودیہ دفاعی اتحاد میں شامل ہونے کی خواہش:** امریکی جریدے بلوم برگ کے مطابق ترکیہ نے پاکستان اور سعودی عرب کے دفاعی اتحاد میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کردی ہے جس سے مشرق وسطیٰ اور اس سے بہت آگے تک طاقت کا توازن تبدیل ہوجائے گا۔
- **سوڈان: پاکستان سے ڈیڑھ ارب ڈالر کا اسلحہ خریدے گا:** سوڈانی فوج جو نیم فوجی تنظیم ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے خلاف برسرپیکار ہے کو تقویت فراہم کرنے کے لیے پاکستان سوڈان کو ہتھیار اور جنگی طیارے فراہم کرنے کے لیے ڈیڑھ ارب ڈالر کے ایک معاہدے کے آخری مراحل میں ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

rioters, however, that their terrorist acts will not be tolerated. Imam Khamenei, also condemned the recent violent acts that resulted in widespread destruction of public property. He warned against unrest driven by foreign agendas and calling on the people to preserve national unity. Throughout Iran, people have gathered in mosques to support their country. The CIA-Mossad-backed terrorists attacked them inside the mosques. January 12 was declared a day of solidarity of the people. They came out with copies of the Holy Qur'an to show support for Iran and to demonstrate their unity.

Reaffirming Iran's political and ideological steadfastness, Imam Khamenei said, "Everyone knows that Iran will not retreat one bit from its principles," stressing that pressure, threats, or unrest would not force Tehran to abandon its core positions. He added that "the Iranian people reject subservience and agents," stressing that acts of violence are detached from the will of the broader population. He was very specific. He pointed out that "a number of rioters are trying to please the US president by destroying public property." Addressing the US President Donald Trump directly, Imam Khamenei told him to focus on the problems facing his own country instead of interfering in Iran's internal affairs.

This was most clearly reflected in the manner in which the 37-year-old mother of three young children, Renee Nicole Good was shot twice in the face by ICE agents in Minneapolis and murdered. ICE is described by many observers as Trump's private militia whose primary task is to terrorize the American people into submission. Some people describe Trump as a "mad man". That is an inaccurate description because it would let him off the hook too easily. He is a terrorist and should be treated as such.

Trump is threatening to attack Iran. He is telling the people of Iran to keep protesting, as help is coming. This is not only illegal, it would constitute a war crime. It is his zionist master, the indicted war criminal Benjamin Mileikowsky (aka Netanyahu), who has ordered Trump to carry out this dastardly crime. Starting with the false flag operation of 911, every war the US has launched has been instigated by the zionist war criminals. The latest Netanyahu plot is to push Trump into unconditionally supporting the "Greater Israel" project. However, Israel's weakness appears to be that it is incapable attacking Iran and certain other Muslim states on its own. Netanyahu wants the US to wage its dirty war for him. The indicted war criminal faces a number of corruption and bribery charges at home. He is desperately trying to wriggle out of them by instigating endless wars.

Should Trump commit this blunder, he and the American soldiers will face a fate worse than what they faced in Afghanistan from where they fled in the middle of the night on August 30-31, 2021. Iran has made it absolutely clear that if it is attacked, it will hit both American bases in the region and the zionist entity. Iran, with the assistance of Pakistan, Turkiye and China is quite capable of doing so. Let there be no doubt in anyone's mind about it.

Courtesy: https://crescent.icit-digital.org/articles/iranians-reject-foreign-backed-terrorists-hijacking-their-legitimate-protests

Iranians reject foreign-backed terrorists hijacking their legitimate protests

Since December 28, there have been sporadic protests in different cities of Iran over rising prices. They started in the Tehran Bazaar, a traditional stronghold of the Islamic system. The rapid depreciation in the value of the local currency "rial" was the primary cause. Iran's currency is manipulated by external players—primarily the US—through its illegal sanctions regime. Billions of dollars of Iranian income from oil sales and other goods are frozen in foreign banks. Since Iran has to import many vital goods, this negatively affects the value of its currency. This has been a long-standing policy of the US and its allies. They want Iran's currency to collapse so that people would be so frustrated that they will rise up against the government. While ordinary people are affected, they do not want to overthrow the government or the Islamic system. They have seen what happened to countries like Afghanistan, Iraq, Libya and Syria when the US intervened. They do not wish to be 'liberated' by the Americans or the zionists who launched a vicious war against Iran last June killing more than 1,000 Iranians, most of them civilians.

In response to people's genuine concerns, the government has taken immediate steps to address them. Multiple exchange rates have been eliminated. Subsidies were deposited directly into people's accounts to enable them to cope with rising prices. Always on the lookout for such opportunities, terrorists backed by the CIA and Mossad went into action. They started attacking public and private properties. Police stations, police vehicles, fire trucks, private cars and motorcycles were set on fire. The security forces responded with extreme caution, not falling into the terrorists' trap. They made a clear distinction between those involved in legitimate protests—which the government repeatedly emphasized it respected—and the terrorist acts. Hundreds of terrorists have been arrested and will be tried in a court of law. Both American and Israeli officials exposed themselves by stating that they were backing the terrorists. Western media outlets also went into high gear amplifying the protests. Hundreds of thousands of people came out in Isfahan in support of the Iran on January 11 but this found no space in western media outlets. Living in their own echo chamber, the western media has "predicted" the imminent collapse of the Islamic system of government. This has been their global modus operandi since WWII. However, this time the Iranian regime has support of Pakistan, Turkiye and even Saudi Arabia to a certain degree. Iran, for probably the first time on its part, acknowledges that there is no way out for the country and other Muslim states if they do stop regional proxy wars and acrimony. They have to stand united. Iranian President Masoud Pezeshkian said that government officials were meeting with traders' representatives and others to find solutions to the problems. He warned the

Vol: 35 Regd. No. C.P.L NO.114 No.03

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگر فری
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

PHARMA